اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت
محدث بریلوی
الشاہ امام احمد رضا خان کا مایہ ناز رسالہ
ازلة العار بحجه الكرائمه عن كلاب النار
(معزز خواتین کو جہنم کے کتوں کے نکاح میں نہ دیتے ہوئے انہیں رسائی سے بچانا)
تسہیل وحاشیہ مولانا ناصر الدین ناصر قادری عطاری مدنی
بنام
بد مذہبوں سے رشتہ داری
دنیا وآخرت کی ذلت وخواری
اہل سنت
بد مذہب

نام کتاب : بدمذہبوں سے رشتہ داری

دنیا وآخرت کی زلت وخواری

تسہیل وحاشیہ

علامہ مولانا محمد ناصر الدین ناصر مدنی عطّاری

باہتمام : محمد شاہ زیب اختر القادری

اشاعت : دسمبر 2010 ء

تعداد : 1000

ناشر : بہار شریعت فاؤنڈیشن، کراچی۔

برکات المدینہ، جامع مسجد بہار شریعت، بہادر آباد، کراچی۔

مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، کراچی

ضیاء القرآن، اُردو بازار، کراچی۔

مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی۔

پروگریسو بکس، یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور

الصلوٰۃ و السلام علیك یا رسول الله وعلیٰ الك و اصحابك یا حبیب الله

اعوذبالله من الشیطان الرجیم ---- بسم الله الرحمن الرحیم

دورِ حاضر کی یہ بدبختی و بدنصیبی کہ اس میں یہ بات عام رواج پائی جارہی ہے کہ عوام اہلسنت میں سے بعض سادہ لوح مسلمان اپنی بہنوں بیٹیوں اور دیگر محرمات کا رشتہ گمراہ و مذہب گھرانوں میں کردیتے ہیں اسکا سبب یا تو ان کی دینی لاعلمی ہوتی ہے یا دینی معاملے لا پرواہی و بے توجہی۔ بعض اپنی محرمات کی بڑھتی ہوئی عمر اور رشتے نہ آنے کے سبب پریشان ہوکر بدمذہبوں میں رشتہ کرلینے میں عار محسوس نہیں کرتے اور بعض دنیاوی مال و دولت گاڑی بنگلہ اچھا عہدہ وغیرہ دیکھ کر بلا تامل ان سے رشتہ جوڑ لیتے ہیں مگر ان وجوہات سے ہٹ کر ایک بڑی اہم ترین و سنگین وجہ یہ ہے کہ آج کل بہت سی قسم کے گمراہ و بدمذہب، مسلک اہلسنت و جماعت سے تعلق رکھنے والے سادہ لوح مسلمانوں سے میل جول، راہ و رسم لین دین کرکے اور چکنی چپڑی باتیں کرکے خود کو سچا و پکا مسلمان ظاہر کرکے ان کا دل موہ لیتے ہیں پھر انکے گھرانے میں شادی بیاہ کرنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں جسکا مقصد صرف اور صرف یہ ہوتا ہے کہ شادی کے بعد باآسانی لڑکی کو اپنا ہم عقیدہ بنا سکیں سادہ مسلمان انکے اس مکر سے ناواقف ہونے کے سبب بعض اوقات خوشی خوشی اور بعض اوقات سوچ بچار کرکے رشتہ کردیتے ہیں جسکا بھیانک انجام یہ نکلتا ہے کہ کچھ ہی عرصے میں انکی لڑکی صحبت بد کے طفیل گمراہ و بدمذہب ہوکر ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہے بلکہ بعض اوقات نہ صرف لڑکی بلکہ لڑکی کے دیگر رشتہ دار بھی اس دام فریب میں آکر اللہ و رسول ﷺ کی بارگاہ کے گستاخ و بے ادب ہوکر ایمان جیسی قیمتی دولت کھو بیٹھتے ہیں۔

ایمان جیسی انمول اور اہم ترین دولت کو سنبھال رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ گمراہوں بدمذہبوں مرتدوں کافروں سے خود کو بچا کر رکھیں ان سے کسی قسم کا کوئی معاملہ نہ کریں دوستی محبت، رشتہ داری کاروبار ساتھ کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا ملنا جلنا لین دین اور سب سے بڑھ کر شادی بیاہ کا قطعاً کوئی معاملہ نہ کریں۔

اس بارے میں قرآن و حدیث کیا کہتے ہیں یہ جاننے سے پہلے یہ سمجھ لیں کہ بدمذہب ہوتے کون ہیں انکی کتنی اقسام ہیں کیا یہ کافر ہیں یا کافر سے بھی بڑھ کر ہیں۔

انسان کی دو قسمیں ہیں مسلمان اور کافر مسلمان کی دو قسمیں ہیں صحیح مسلمان اور گمراہ۔ صحیح مسلمان وہ ہے جو ضروریات دین کو تسلیم کرنے کے ساتھ تمام ضروریات اہلسنت کو بھی مانتا ہو اور گمراہ مسلمان وہ بدمذہب ہے جو ضروریات اہلسنت میں سے کسی بات کا انکار کرتا ہو مگر اسکی بدمذہبی کفر کو نہ پہنچی ہو۔

پھر کافر کی بھی دو قسمیں ہیں کافر اصلی اور کافر مرتد۔ کافر اصلی وہ کافر ہے جو شروع ہی سے کلمہ اسلام کو نہ مانتا ہو جیسے دہریہ، مجوسی، مشرک اور یہود و نصاریٰ وغیرہ اور کافر مرتد کی بھی دو قسمیں ہیں مرتد مجاہد اور مرتد منافق۔ مرتد مجاہد وہ کافر ہے کہ جو پہلے مسلمان تھا اور کھلم کھلا اسلام سے پھر گیا اور کلمہ لاالہ الا اللہ کا انکار کر کے دہریہ مشرک مجوسی یا کتابی وغیرہ ہو جائے۔ اور مرتد منافق وہ کافر ہے جو کلمہ لا الہ الا اللہ اب بھی پڑھتا ہے اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے مگر اللہ عزوجل اور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ یا کسی نبی کی توہین کرتا ہے انکی شان میں گستاخی کرتا ہے یہ کافروں کی سب سے بدتر قسم ہے کہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے۔

یہ مرتد کئی فرقوں میں منقسم ہیں انکی اقسام و عقائد درج ذیل پیش کیے جاتے ہیں تاکہ سادہ لوح مسلمان ان بدمذہبوں کی اقسام اور انکے عقائد کے بارے میں ضروری معلومات حاصل کریں اور اپنے آس پاس موجود مسلمانوں کا لبادہ اوڑھے ان منافقوں کو پہچان سکیں اور دوسرے مسلمانوں کے سامنے انہیں بے نقاب کرسکیں۔

چنانچہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا رسالہ بنام ''ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار (معزز خواتین کو جہنم کے کتوں کے نکاح میں نہ دیتے ہوئے انہیں رسوائی سے بچانا) کی تسہیل اسی عظیم مقصد کا ایک پہلو ہے تاکہ عوام اہلسنت بدمذہبوں سے رشتہ داری کرکے دنیا و آخرت کی ذلت و خواری کے حقدار نہ بنیں۔

خادم اعلیٰ حضرت محمد ناصر مدنی غفرلہ

قادیانی

ان میں ایک گروہ مرزا غلام احمد قادیانی کا ہے۔ یہ گروہ مرزا کو مہدی مجدد، نبی اور رسول مانتا ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرے نبی کا پیدا ہونا جائز ٹھہراتا ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کو ہمارے آباؤ اجداد نے کبھی نہیں سنا تھا بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں بتایا تھا کہ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (مشکوٰۃ ۴۶۵) یعنی میں آخر الانبیاء ہوں میرے بعد کوئی (نیا) نبی نہیں ہوگا۔ اور قرآن کریم نے انہیں بتایا تھا کہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبین (پارہ ۲۲۔ رکوع ۲) یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور لیکن خدائے تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبین ہیں۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر نبیوں کی پیدائش کا سلسلہ ختم ہے۔ آپ نے باب نبوت پر مہر لگا دی اب آپ کے بعد کوئی نبی ہرگز نہیں پیدا ہوگا۔ (انوار الحدیث)

وہابی دیوبندی

اور ان کا ایک گروہ وہ ہے جسے وہابی دیوبندی کہا جاتا ہے۔ اس گروہ کا عقیدہ یہ ہے کہ جیسا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے ایسا علم تو بچوں، پاگلوں اور جانوروں کو بھی حاصل ہے۔ جیسا کہ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان ص ۸ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے کل علم غیب کا انکار کرتے ہوئے صرف بعض علم غیب کو ثابت کیا پھر بعض علم غیب کے بارے میں یوں لکھا کہ "اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ (معاذ اللہ)

اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء نہیں ہیں۔ آپ کے بعد دوسرا

نبی ہوسکتا ہے جیسا کہ مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند نے اپنی کتاب تحذیرالناس صفحہ ۳ پر لکھا ہے کہ ''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ خاتم النبین کا یہ مطلب سمجھنا کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں یہ ناسمجھ اور گنواروں کا خیال ہے۔

پھر اسی کتاب کی صفحہ ۲۸ پر لکھا ہے کہ ''اگر بالغرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کے بعد دوسرا نبی پیدا ہوسکتا ہے (العیاذ باللہ تعالیٰ)

اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ شیطان و ملک الموت کے علم سے حضور ﷺ کا علم کم ہے جو شخص شیطان و ملک الموت کے لئے وسیع علم مانے وہ مومن مسلمان ہے لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو وسیع اور زائد ماننے والا مشرک بے ایمان ہے جیسا کہ اس گروہ کے پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھی نے اپنی کتاب براہین قعطہ ص ۵۱ پر لکھا کہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعتِ علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ (معاذ اللہ)

اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ خدائے تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ (رسالہ یکروزی ص ۱۴۵ مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی)

ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مر کر مٹی میں مل گئے۔ (تقویۃ الایمان ص ۷۹)

مذکورہ بالا عقیدوں کے علاوہ اور بھی اس گروہ کے بہت سے کفری عقیدے ہیں اس لئے مکہ معظمہ، مدینہ طیبہ، ہند، سندھ، بنگال، پنجاب، برما، مدارس، گجرات، کاٹھیاواڑ، بلوچستان،

سرحد اور دکن دکوکن کے سینکڑوں علمائے کرام ومفتیانِ عظام نے ان لوگوں کے کافر ومرتد ہونے کے فتاویٰ دیا ہے تفصیل کیلئے فتاوی حسام الحرمین اور الصوارمہ الھندیہ کا مطالعہ کریں
نوٹ: جماعت اسلامی تحریک اسلامی جماعت المسلمین، توحیدی، تبلیغی یہ سب وہابی گروہ سے متعلق ہیں۔

اہل قرآن

ان میں ایک گروہ وہ ہے جو اپنے آپ کو اہل قرآن کہتا ہے وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو صرف ایلچی سمجھتا ہے اور بس کھلم کھلا سب حدیثوں کا انکار کرتا ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا بھی منکر ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کو ہمارے باپ دادا نے کبھی نہیں سنا تھا بلکہ انہیں تو خدائے تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے۔ یا یھاالذین امنو اطیعو اللہ واطیعو الرسول (پارہ رکوع ۵) یعنی اے ایمان والو! خدائے تعالیٰ کی اطاعت کرو اور (اس کے) رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔

رافضی

ان کے مذہب کی کچھ تفصیل اگر کوئی دیکھنا چاہے تو ''تحفہ اثنا عشریہ'' دیکھے چند مختصر باتیں یہاں گزارش کرتا ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں یہ فرقہ نہایت گستاخ ہے یہاں تک کہ ان پر سب وشتم ان کا عام شیوہ ہے بلکہ باستشنائے چند سب کو معاذ اللہ کافر و منافق قرار دیتا ہے۔ حضرات خلفائے ثلٰثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت راشدہ کو خلافت غاصبہ کہتا ہے اور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو ان حضرات کی خلافتیں تسلیم کیں اور ان کے مدائح وفضائل بیان کیے اس کو تقیہ وبزدلی پر محمول کرتا ہے۔ کیا معاذ اللہ منافقین وکافرین کے ہاتھ پر بیعت کرنا اور عمر بھر ان کی مدح وستائش سے رطب اللسان رہنا شیر خدا کی شان ہوسکتی ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن مجید ان کو ایسے جلیل ومقدس خطابات سے یاد فرماتا

ہے تو وہ ان کے اتباع کرنے والوں کی نسبت فرماتا ہے کہ اللہ ان سے راضی وہ اللہ سے راضی۔ کیا کافروں منافقوں کیلئے اللہ عزوجل کے ایسے ارشادات ہو سکتے ہیں پھر نہایت شرم کی بات ہے کہ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم تو اپنی صاحبزادی فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں دیں اور یہ فرقہ کہے تقیۃً ایسا کیا۔ کیا جان بوجھ کر کوئی مسلمان اپنی بیٹی کافر کو دے سکتا ہے نہ کہ وہ مقدس حضرات جنہوں نے اسلام کیلئے اپنی جانیں وقف کردیں اور حق گوئی اور اتباع حق میں لا یخافون لومۃ لائم (۵۴:۵) کے سچے مصداق تھے پھر خود حضور سید المرسلین ﷺ کی دو شاہزادیاں یکے بعد دیگر حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ اور صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صاحبزادیاں شرف زوجیت سے مشرف ہوئیں۔ کیا حضور کے ایسے تعلقات جن سے ہوں ان کی نسبت وہ ملعون الفاظ کوئی ادنیٰ عقل والا ایک لمحہ کے لیے جائز رکھ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ اس فرقہ کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل پر اصلح واجب ہے یعنی جو کام بندے کے حق میں نافع ہو، اللہ عزوجل پر واجب ہے کہ وہی کرے اسے کرنا پڑے گا۔ ایک عقیدہ یہ ہے کہ ائمہ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں اور یہ بالاجماع کفر ہے کہ غیر نبی کو نبی سے افضل کہنا ہے۔ ایک عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید محفوظ نہیں بلکہ اس میں سے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں یا الفاظ امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا دیگر صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے نکال دیے۔ مگر تعجب ہے کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے بھی اسے ناقص ہی چھوڑا۔ اور یہ عقیدہ بھی بالاجماع کفر ہے کہ قرآن مجید کا انکار ہے۔ ایک عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل کوئی حکم دیتا ہے پھر یہ معلوم کر کے مصلحت اس کے غیر میں ہے پچھتاتا ہے اور یہ بھی یقینی کفر ہے کہ خدا کو جاہل بتانا ہے۔ ایک عقیدہ یہ ہے کہ نیکیوں کا خالق اللہ ہے اور برائیوں کا خالق یہ خود ہیں۔ مجوس نے دو ہی خالق مانے تھے۔ یزدان خالق خیر،

اہرمن خالق شر۔ ان کے خالقوں کی گنتی ہی نہ رہی اربوں سنکھوں خالق ہیں (بہارشریعت)
۲۔ مسلمان کومسلمان اور کافر کو کافر جاننا ضروریات دین میں سے ہے اگر چہ کسی خاص شخص کے بارے میں یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوا یا معاذ اللہ تعالیٰ کفر پر، تاوقتیکہ اس کے خاتمہ کا حال دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو مگر اس سے یہ نہیں ہوسکتا کہ جس نے قطعاً کفر کیا ہو اس کے کفر میں شک کیا جائے کہ قطعی کافر کے کفر میں شک کرنا بھی آدمی کو کافر بنادیتا ہے (بہارشریعت)
۳۔ بعض ناواقف کہتے ہیں کہ اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرنا چاہئے خواہ وہ کیسا ہی عقیدہ رکھے اور کچھ بھی کرے یہ خیال غلط ہے۔ صحیح یہ ہے کہ جب اہل قبلہ میں کفر کی کوئی علامت ونشانی پائے جائے یا اس سے کوئی بات موجب کفر صادر ہو تو اسے کافر کہا جائے۔ حضرت ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں۔ ان المراد بعدم تکفیر احد من اھل القبلۃ عند اھل السنۃ انہ لا یکفر مالم یوجد شئ من امارات الکفر و علاماتہ ولم یصدر عنہ شئ من موجباتہ۔ یعنی اہل سنت کے نزدیک اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہ کہنے سے مراد یہ ہے کہ اسے کافر نہیں کہیں گے جب تک کہ اس میں کفر کی کوئی علامت ونشانی نہ پائی جائے اور کوئی بات موجب کفر اس سے صادر نہ ہو (شرح فقہ اکبر ص ۱۸۹) اور حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ لا خلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام وان کان من اھل قبلۃ المواظب طول عمرہ علی الطاعات کما فی شرح التحریر۔ یعنی ضروریات اسلام میں سے کسی چیز کا انکار کرنے والا بالاجماع کافر ہے اگر چہ اہل قبلہ سے ہو اور عمر بھر طاعت میں بسر کرے۔ جیسا کہ شرح تحریر امام ابن ہمام میں ہے (شامی جلد اول ص ۳۹۳) اور حضرات امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب الخراج میں فرمایا کہ ایما رجل مسلم سب رسول اللہ ﷺ او کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ تعالیٰ وبانت منہ امرأتہ۔ یعنی جو شخص مسلمان (اہل قبلہ ہو کر رسول اللہ ﷺ کو دشنام دے یا حضور کی طرف جھوٹ نسبت کرے یا حضور کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور ﷺ کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر خدا کا منکر ہوگیا اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ (شامی جلد سوم ص ۳۰۰)

ازلة العار بحجر الکرائمه عن کلاب النار

(معزز خواتین کو جہنم کے کتوں کے نکاح میں نہ دیتے ہوئے انہیں رسوائی سے بچانا)

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین وحامیانِ شرع متین اس بارہ میں کہ ایک عورت سنیہ حنفیہ جس کا باپ بھی سنی حنفی ہے اس کا نکاح ایک غیر مقلد وہابی سے کر دینا جائز ہے یا ممنوع؟ اس میں شرعاً گناہ ہوگا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

مستفی محمد خلیل اللہ خاں از ریاست رامپور دولت خانہ حکیم اجمل خاں صاحب

الجواب از دفتر تحفہ حنفیہ پٹنہ محلہ لودی کڑہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نکاح مذکور ممنوع وناجز وگناہ ہے، غیر مقلدین زماں کے بہت عقاید کفریہ وضلالیہ کتاب ''جامع الشواہد فی اخراج الوہابین عن المساجد'' میں اُن کی تصانیف سے نقل کئے اور ان کا گمراہ و بد مذہب ہونا بروجہ احسن ثابت کیا اور حدیث ذکر کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بد مذہبوں کی نسبت فرمایا:

ولا تؤاکلوھم ولا تشاربوھم ولا تناکحوھم[1]

یعنی ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ اور پانی نہ پیو اور بیاہ شادی نہ کرو

اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کی تفسیر سے نقل کیا ہے کہ:

ہر کہ با بدعتیان اُنس ودوستی پیدا کند نوتِ ایمان وحلاوت آں از وے برگیرند[2]

جو شخص بدعقیدہ لوگوں سے دوستی اور پیار کرتا ہے اس سے نورِ ایمان سلب ہو جاتا ہے۔ (ت)

---

[1] الضعفاء الکبیر ۔ ترجمہ ۱۵۳۔ احمد بن عمران۔ دار الکتب العلمیہ بیروت۔ ۱/۱۲۶

کنز العمال۔ حدیث نمبر ۳۲۴۶۸۔ موسسۃ الرسالہ بیروت۔ ۱۱/۵۲۹

[2] تفسیر عزیزی پارہ ۲۹۔ آیۃ ودوا لو تدھن فیدھنون کے تحت۔ افغانی دار الکتب دہلی ص ۵۶

اور طحطاوی حاشیۂ درمختار سے نقل کیا: من کان خارجا من هذه المذاهب الاربعة فی ذلک الزمان فهو من اهل البدعة و والنار[1]

جو اس زمانے میں ان چاروں مذہب سے خارج ہو وہ بدعتی اور دوزخی ہے۔

کثرت سے علمائے مشاہیر کی اس پر تحریریں ہیں، بالجملہ اگر غیر مقلد عقیدۂ کفریہ رکھتا ہو تو اس سے نکاح محض باطل و زنا ہے کہ مسلمان عورت کا کافر سے نکاح اصلاً صحیح نہیں اور اگر عقیدۂ کفریہ نہ بھی رکھتا ہو تو بدمذہب سے مناکحت بحکم آیت و حدیث منع ہے، حدیث اور گزری، اور آیت یہ ہے قال اللہ تعالیٰ:

ولا ترکنو الی الذین ظلمو افتمسکم النار[2]

نہ میل کرو ظالموں کی طرف کہ تمہیں چھوئے گی آگ دوزخ کی۔

ناظم ندوہ نے اپنے فتوے عدم جواز نکاح سنیّہ و شیعہ مطبوعہ مطبع نظامی میں اسی آیت سے استدلال کیا ہے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

الساطر الواز را لمعتصم بذیل سیدہ و مولا۔ امیر المومنین سیدنا الصدیق العتیق التقی عبدالوحید غلام صدیق الحنفی الفردوسی العظیم آبادی عفا عنہ ربہ ذوالایادی۔

فتوائے علمائے پٹنہ

۱) اصاب من اجاب (جو جواب دیا گیا ہے درست ہے۔ت)

حافظ محمد فتح الدین پنجابی (صدر مجلس اہلسنّت پٹنہ، مقیم مرشد آباد)

---

[1] طحطاوی علی الدرالمختار، کتاب الذبائح، دارالمعرفۃ بیروت، ۱۵۳/۴

[2] القرآن ۱۱۳/۱۱

(۲)هذا هو الحق الصريح وماسواه باطلل قبيح (یہ جواب حق صریح ہے اور اس کے سوا باطل قبیح ہے۔ت) محمد امیر علی (مرحوم) سابق ہیڈ مولوی نارمل اسکول پٹنہ

فتوائے علمائے بہار

۱)مبسلا و محمد او مصليا اما بعد ماقاله العلامه وافاده الفهامه حق صريح ومحقق صحيح جدير بالا عتماد و حقيق بالا ستناد و دونه خرط القتادو لاينكره الا اهل الغي والعناد والبغي والفساد.

بسملہ، تحمید اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود کے بعد، جو کچھ حضرت علامہ وفہامہ نے کہا وہ واضح حق مثبت وصحیح، لائق اعتماد واستناد ہے ور اس کا خلاف مشکل ہے اور سوائے گمراہ، ہٹ دھرم، باغی اور فسادی کے کوئی اس کا انکار نہیں کرسکتا (ت)

کتبہ خویدم الطلبہ ابوالاصفیا محمد عبدالواحد خاں رامپوری بہاری عفاعنہ

۲)من كان من زمرة محمد بن عبدالوهاب ممن يتهمون عامة امة مرحومة بالشرک والكفر على زعمهم الفاسد وفهمهم الكاسد فهومن الزنادقة والملاحدة و لا يجوزبه المناكحة والمخالطة و كذلک من كان من الغير المقلدين من يركن الى المجسمية والمشبهية والرافضة فى السوء.

تمام امت مرحومہ کو اپنے زعم فاسد اور فہم کاسد کی بناء پر شرک وکفر کے ساتھ مہتم کرنے والے محمد بن عبدالوہاب کے گروہ سے تعلق رکھنے والا شخص زندیق وملحد ہے اس کے ساتھ نکاح اور میل جول ناجائز ہے، اور یہی حکم اس شخص کا بھی ہے جو غیر مقلدین میں سے مجسمیہ، مشبہیہ اور روافض کی طرف میلان رکھتا ہو۔ (ت) حررہ محمد یوسف بہاری

(۳)اصاب من اجاب جزى الله المحقق المدقق و حامى السنة وماحى

البدعة مولانا منوظم التحفة خير الجزاء .واللّٰہ اعلم بالصواب و اليه المرجع والمآب

مجیب نے درست جواب دیا۔ محقق، مدقق سنت کے حامی، بدعت کو مٹانے والے، ہمارے سردار اور تحفہ حنیفہ کے منتظم کو اللہ تعالیٰ بہترین جزا عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور اس کی طرف ہی لوٹنا ہے (ت) جناب مولانا حکیم (ابوالبرکات) استھانوی بہاری

(۴) حامدا او مصليا قد صح مافی هذه الفتوی كيف لاوهی مملوة من الروايات الفقهية المعتبرة والاحاديث الصحيحة فالمجيب مصيب بلا امتراء جزاه الله سبحنه بفضله الاوفی خير الجزاء حيث صرف همة العليا و بذل جهده بالنهج الاعلی فی رد الكلمات السفلی من اجاب فعد اصاب ودونه خرط القتاد ، والله اعلمه بالصواب فقط

اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور نبی کریم پر درود بھیجتے ہوئے کہتا ہوں کہ جو کچھ اس فتوی میں ہے درست ہے، کیسے نہ ہو جبکہ یہ فتوی معتبر فقہی روایات اور صحیح احایث سے لبریز ہے اور مجیب بلاشبہ مصیب ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بے انتہا فضل سے مجیب کو جزائے خیر عطا فرمائے جس نے کلمات سفلی کے رد میں اپنی بلند ہمتی اور سعی بلیغ کو کامل طریقے سے بروئے کار لایا۔ مجیب نے درست کہا جس کے خلاف کہنا مشکل و ناممکن ہے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب فقط۔ (ت)

حررہ خویدم الطلبۃ الراجی الیٰ رحمتہ ربہ المنان السید محمد سلیمان اشرف البہاری المردادی عفی عنہ

(۵) حامدا ومصليا، الجواب حق فماذا بعد الحق الا الضلال۔

اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور نبی اقدس پر درود بھیجتے ہوئے کہتا ہوں کہ جواب حق ہے اور حق کے بعد سوائے گمراہی کے کچھ نہیں۔ (ت)

کتبہ خادم الطلبہ خاکسار سید ناظر حسین بہاری المردادی

فتوائے علمائے بدایوں

(۱)المجیب مصیب (جواب درست ہے۔ت) محبّ الرسول عبدالقادر قادری

(۲)لاریب فیہ(اس میں کوئی شک نہیں۔ت) مطیع الرسول محمد عبدالمقتدر قادری

(۳)الجواب صحیح (جواب صحیح ہے۔ت) محمد عبدالقیوم قادری

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحمد لله الذی لم یرتض الطیبات الاللطیبین الاخیار وترک الخبیثین للخبیثات الا قذار والصلوٰۃ والسلام علی من امرنا بالتجنب عن کلاب النار وعلیٰ الہ وصحبه الشاهرین سیوفهم علیٰ رؤس المبتدعین الفجار

اُس اللہ تعالیٰ کے لئے حمد ہے جس نے طیبات کوصرف طیب لوگوں کیلئے منتخب فرمایا اور خبیث خبیث لوگوں کیلئے چھوڑ رکھا ہے اور صلوٰۃ وسلام اس پر جس نے ہمیں جہنم کے کتوں۔۱ سے بچنے کا حکم فرمایا ہے اور آپ کے آل واصحاب پر جو بدعتی فاجر لوگوں پر اپنی تلواریں لہرا رہے ہیں (ت)

فی الواقع صورت مستفسرہ۔۲ میں وہ نکاح یا تو شرعاً محض باطل۔۳ وزنا ہے یا ممنوع وگناہ۔سائل سنی، صاحب معاملہ سنی وسنیہ، بردرانِ سنت ہی سے خطاب ہے اور انہیں کو حکم شرع سے اطلاع دینی مقصود کہ ایک ذرا بنگاہِ غور ملاحظہ فرمائیں، اگر دلیل شرعی سے یہ احکام ظاہر ہو جائیں تو سنی بھائیوں سے توقع کہ نہ صرف زبانی قبول بلکہ ہمیشہ اسی پر عمل فرمائیں گے اور اپنی کریمہ عزیزہ بنات واخوات۔

---

۱ رافضی دہابی اہل حدیث اہل قرو غیرہ ۲ واضح کی گئی ۳ واقع ہی نہ ہوا آن خارجی، قادیانی

۴﴾ بیٹو ں بہنوں کو ہلاکت و ابتلا۔۵﴾ اور دین و ناموس میں گرفتاری بلا۔۶﴾ سے بچائیں گے۔ وباللہ التوفیق۔ وہابی ہو یا رافضی جو بدمذہب عقاید کفریہ رکھتا ہے جیسے ختم نبوت حضور پرنور خاتم النبیین ﷺ کا انکار یا قرآن عظیم میں نقص ودخل بشری کا اقرار، تو ایسوں۔۷﴾ سے نکاح باجماع مسلمین بالقطع والیقین۔۸﴾ باطل محض۔۹﴾ وزنائے صرف۔۱۰﴾ ہے اگرچہ صورت سوال کی عکس ہو۔ ۱۱﴾ یعنی سنی مرد ایسی عورت کو نکاح میں لانا چاہے کہ مدعیانِ اسلام میں جو عقائد کفریہ رکھیں ان کا حکم مثل مرتد ہے کما حققنا فی المقالۃ المسفرۃ عن احکام البدعۃ (جیسا کہ ہم نے اپنے رسالہ "المقالہ" المسفرة عن احکام البدعة و المكفرة " میں تحقیق کی ہے۔ت) ظہیریہ وہندیہ وحدیقہ ندیہ وغیرہا میں ہے: احکامھم مثل احکام المرتدین۱؂ (ان کے احکام مرتدین والے ہیں۔ت) اور مرتد مرد خواہ عورت کا نکاح تمام عالم میں کسی عورت و مرد مسلم یا کافر مرتد یا اصلی۔۱۲﴾ کسی سے نہیں ہوسکتا۔ خانیہ و ہندیہ وغیرہما میں ہے:

واللفظ للاخیرة لا یجوز للمرتدان یتزوج مرتدة ولا مسلمة ولا كافرة اصلية و كذلک لا يجوز نكاح المرتد مع احد كذافي المبسوط .۲؂

دوسری کے الفاظ یہ ہیں مرتد کیلئے کسی عورت، مسلمان کافرہ یا مرتدہ سے نکاح جائز نہیں، اور یونہی مرتدہ عورت کا کسی بھی شخص سے نکاح جائز نہیں جیسا کہ مبسوط میں ہے۔(ت)

اور اگر ایسے عقائد۔۱۳﴾

۱؂ حدیقہ ندیہ الاستخفاف بالشریعۃ کفر مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۱/۳۰۵

۲؂ فتاوٰی ہندیہ القسم السابع المحرمات بالشرک، کتاب النکاح، نورانی کتب خانہ پشاور ۱/۲۸۲

۴﴾ بیٹیوں اور بہنوں ۵﴾ اخروی تباہی اور غم ۶﴾ بے دینی کی آفت میں گرفتار ہونے ۷﴾ مذکورہ بالا تمام بدمذہب ۸﴾ بلاشک وشبہ۔۹﴾ واقع ہی نہیں ہوا ۱۰﴾ زنا کے سوا کچھ نہیں ۱۱﴾ سوائے سنی مرد کا مرتدہ عورت سے نکاح نہیں ہوسکتا ۱۲﴾ جو شروع ہی سے کافر ہو ۱۳﴾ کفریہ۔

خود نہیں رکھتا مگر کبرائے۔۱۴؎ وہابیہ یا مجتہدین روافض خذلہم اللہ تعالیٰ کہ وہ عقاید رکھتے ہیں انہیں امام و پیشوایا مسلمان ہی مانتا ہے تو بھی یقیناً اجماعاً خود کافر ہے کہ جس طرح ضروریاتِ دین کا انکار کفر ہے۔

یونہی اُن کے منکر کو کافر نہ جاننا بھی کفر ہے۔ وجیز امام کردری و درمختار و شفائے امام قاضی عیاض وغیرہا میں ہے: واللفظ للشفاء مختصراً جمع العلماء ان من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر (۱)

شفاء کے الفاظ اختصاراً۔۱۵؎ یہ ہیں، علماء کا اجماع ہے کہ جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ کافر ہے۔ (ت)

اور اگر اس سے بھی خالی ہے ایسے عقائد والوں کو اگرچہ اس کے پیشوایان طائفہ ہوں۔ ۱۶؎ صاف صاف کافر مانتا ہے (اگرچہ بدمذہبوں سے اس کی توقع بہت ہی ضعیف اور تجربہ اور اس کے خلاف پر شاہد قوی ہے) تو اب تیسرا درجہ کفریات لزومیہ۔۱۷؎ کا آئے گا کہ ان طوائف ضالہ۔۱۸؎ عقائد باطلہ میں بکثرت ہیں جن کا شافی ووافی۔۱۹؎ بیان فقیر۔۲۰؎ کے رسالہ الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوھابیۃ (۱۳۱۲ھ) میں ہے اور بقدر کافی رسالہ سل السیوف الھندیۃ علی کفریات بابا النجدیۃ (۱۳۱۲ھ) میں مذکورہ، اور اگر کچھ نہ ہو تو تقلید ائمہ کو شرک اور مقلدین کو مشرک کہنا ان حضرات کا مشہور و معروف عقیدہ ضلالت ہے۔۲۱؎

۱؎ کتاب الشفاء، القسم الرابع، الباب الاول، دار سعادت بیروت ۲/۲۰۸

۱۴؎ بڑے۔ ۱۵؎ مختصراً۔ ۱۶؎ پیشواؤں کا پورا گروہ۔ ۱۷؎ عین کفر نہیں مگر کفر تک لیجانے والا۔ ۱۸؎ بھٹکے ہوئے گروہ۔ ۱۹؎ اطمینان بخش و مکمل۔ ۲۰؎ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت عظیم المرتبت پروانہ شمع رسالت مجدد دین و ملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن۔ ۲۱؎ گمراہ کن عقیدہ

یونہی معاملات انبیاء واولیاء واموات واحیاء۔ ا﴾ کے متعلق صدہا۔ ۲﴾ باتوں میں ادنیٰ ادنیٰ بات ممنوع یا مکروہ بلکہ مباحات۔ ۳﴾ ومستحبات۔ ۴﴾ پر جا بجا حکم شرک لگا دینا خاص اصل الاصول۔ ۵﴾ وہابیت ہے جس سے ان کے دفاتر۔ ۶﴾ بھرے پڑے ہیں، کیا یہ امور مخفی و مستور۔ ۷﴾ ہیں کیا ان کی کتابوں زبانوں رسالوں بیانوں میں کچھ کمی کے ساتھ مستور ہیں، کیا ہر سنی عالم و عامی۔ ۸﴾ اس سے آگاہ نہیں کہ وہ اپنے آپ کو موحد۔ ۹﴾ اور مسلمانوں کو معاذ اللہ مشرک کہتے ہیں آج سے نہیں شروع سے ان کا خلاصہ اعتقاد یہی ہے کہ جو وہابی نہ ہو سب مشرک۔ ردالمحتار میں اسی گروہ وہابیہ کے بیان میں ہے:

اعتقدوا انہم ہم المسلمون وان من خالف اعتقادہم مشرکون(۱) ان کا اعتقاد یہ ہے کہ وہی مسلمان ہیں اور جو عقیدہ میں ان کے خلاف ہو وہ مشرک ہے۔ (ت)

فقیر نے رسالہ النہی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید (۱۳۰۵ھ) میں واضح کیا کہ خاص مسئلہ تقلید میں ان کے مذہب پر گیارہ سو برس کے ائمہ دین وعلمائے کاملین والیائے عارفین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین معاذ اللہ سب مشرکین قرار پاتے ہیں۔ خصوصاً وہ جماہیر۔ ۱۰﴾ ائمہ کرام وساداتِ اسلام وعلمائے اعلام جو تقلید شخصی پر سخت شدید تاکید فرماتے اور اس کے خلاف کو منکر و شنیع۔ ۱۱﴾ وباطل وفظیع۔ ۱۲﴾ بتاتے رہے جیسے امام حجۃ الاسلام محمد غزالی وامام برہان الدین صاحب ہدایہ وامام احمد ابوبکر جوز جانی وامام کیاہراسی وامام ابن سمعانی و امام اجل امام الحرمین و صاحبان خلاصہ و ایضاح و جامع الرموز و بحرالرائق و نہر الفائق وتنویر الابصار و درمختار و فتاویٰ خیریہ وغمز العیون و جواہر اخلاطی ومنیہ وسراجیہ ومصفے وجواھر دا

۱؎ ردالمحتار باب البغاۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/۳۱۱

ا﴾ موت وزندگی ۲﴾ سینکڑوں ۳﴾ جائز ۴﴾ پسندیدہ ۵﴾ بنیاد ۶﴾ صفحات ۷﴾ پوشیدہ ۸﴾ ادنیٰ ۹﴾ ایک خدا کو ماننے والا ۱۰﴾ سب ہی ۱۱﴾ برا ۱۲﴾ بگڑا ہوا

تتارخانیہ و مجمع و کشف و عالمگیریہ مولانا شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی و جناب شیخ مجدد الف ثانی وغیرہم ہزاروں اکابر کے ایمان کا تو کہیں پتا ہی نہیں رہتا اور مسلمان تو نرے مشرک بنتے ہیں یہ حضرات مشرک گر۔ ا﴾ ٹھہرتے ہیں والعیاذ باللہ سبحنہٗ وتعالیٰ اور جمہور ائمہ کرام فقہائے اور علام۔ ۲﴾ کا مذہب صحیح و معتمد و مفتی۔ ۳﴾ یہی ہے کہ جو کسی ایک مسلمان کو بھی کافر اعتقاد کرے خود کافر ہے۔ ذخیرہ و بزازیہ و فصول عمادی و فتاویٰ قاضی خاں و جامع الفصولین و خزانۃ المفتین و جامع الرموز و شرح نقایہ برجندی و شرح و ہبانیہ و نہر الفائق و در مختار و مجمع الانہر و احکام علی الدرر و حدیقہ ندیہ و عالمگیری و رد المحتار وغیرہا عامۂ کتب میں اس کی تصریحات واضحہ۔ ۴﴾ میں کتب کثیرہ میں اسے فرمایا: المختار للفتوی [1] (فتوی کے لیے مختار۔ت) شرح تنویر میں فرمایا بہ یفتی [2] (اسی پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔ت) یہ افتاد تصحیحات اُس قول اطلاق کے مقابل ہیں۔ ۵﴾ کہ مسلمانوں کو کافر کہنے والا مطلقاً کافر اگرچہ محض بطور دشنام۔ ۶﴾ کہے نہ ازراہِ اعتقاد۔ ۷﴾ جامع الفصولین میں ہے:

قال لغیرہ یا کافر الفقیہ الاعمش البلخی کفر القائل وقال غیرہ من مشائخ بلخ لا یکفر فاتفقت ھذہ المسألۃ ببخاری اذ اجاب بعض ائمۃ بخاری انہ کفر فرجع الجواب الی بلخ فمن افتی بخلاف الفقیہ الاعمش رجع الی قولہ وینبغی ان لا یکفر علی قول ابی اللیث وبعض ائمۃ بخاری والمختار للفتوی فی جنس ھذہ المسائل ان قائل ھذہ المقالات لو اراد الشتم ولا یعتقد کافرا لا یکفر ولو اعتقد کافرا کفر [3] اھ باختصار

کسی نے غیر کو کہا "اے کافر" تو امام اعمش فقیہ بلخی نے فرمایا وہ کافر ہو گیا، اور ان کے علاوہ

[1] جامع الفصولین، فی مسائل کلمات الکفر، اسلامی کتب خانہ کراچی ۲/۳۱۱

[2] درمختار باب التعزیر مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۲۷

[3] جامع الفصولین، فی مسائل کلمات الکفر، اسلامی کتب خانہ کراچی ۲/۳۱۱

۱﴾ مشرک بنانے والے ۲﴾ شریعت سے آگاہ کرنے والے ۳﴾ فتویٰ اسی پر ہے۔ ۴﴾ تفصیلی وصاف وضاحت ۵﴾ ان تصحیحات کی ابتداء اس جاری کیے گئے قول کے مقابل ہے۔ ۶﴾ گالی ۷﴾ یقینی طور سے

دیگر مشائخ نے فرمایا: وہ کافر نہ ہوگا، اور یہی مسئلہ بخاری میں پیش آیا تو بخاری کے بعض ائمہ نے فرمایا: وہ کافر ہوگیا۔ جب یہ جواب بلخ پہنچا تو جن لوگوں نے امام اعمش فقیہ کے خلاف فتویٰ دیا تھا انہوں نے رجوع کرکے اعمش کے قول سے اتفاق کرلیا، اور ابو لیث اور بخاری کے بعض ائمہ کے نزدیک کافر نہ کہنا مناسب ہے جبکہ اس قسم کے مسائل میں فتویٰ یہ ہے کہ مسلمان کو کافر کہنے والے نے اگر گالی مراد لی ہو اور کفر مراد نہ لیا تو کافر نہ ہوگا، اور اگر اس نے کفر کا اعتقاد کیا تو وہ کافر ہے اھ اختصاراً (ت)

تو فقہائے کرام کے قول مطلق و حکم۔ ۱﴿ مفتی بہ دونوں کے رو سے بالاتفاق۔ ۲﴿ ان پر حکم کفر ثابت اور یہی حکم ظواہر احادیث۔ ۳﴿ صحیحہ جلیلہ۔ ۴﴿ سے مستفاد۔ ۵﴿ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہا میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تعالیٰ کی حدیث سے ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ایما امرئ قال لا خیہ کافر افقدباء بھا احد ھما[1]

زادمسلم ان کان کما قال والا رجعت الیہ[2]

جو کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے گی، اگر جسے کہا وہ فی الحقیقۃ کافر ہے تو خیر ورنہ یہ کفر کا حکم اسی قائل پر پلٹ آئے گا۔ (ت)۔ ۶﴿

نیز صحیحین وغیرہما میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے ہے۔

لیس من دعا رجلا بالکفر اوقال عدو اللہ ولیس کذلک الاحار علیہ[3]

جو کسی کو کفر پر پکارے یا خدا کا دشمن بتائے اور وہ ایسا نہ ہو تو اس کا یہ قول اسی پر پلٹ آئے۔ طرفہ۔ ۷﴿ یہ کہ ان حضرات کو ظواہر احادیث ہی پر عمل کرنے کا بڑا دعویٰ ہے، تو ثابت ہوا کہ حدیث و فقہ دونوں کے حکم سے مسلمان کی تکفیر کرنے والے پر حکم کفر لازم، نہ کہ

---

[1] صحیح البخاری، باب من اکفر اخاہ الخ، قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۹۰۱

[2] صحیح مسلم، باب بیان حال ایمان من قال اخیہ المسلم یا کافر، قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۵۷

[3] صحیح مسلم، باب بیان حال ایمان من قال اخیہ المسلم یا کافر قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱/۵۷

۱﴿ جاری کردہ قول اور فیصلہ ۲﴿ سب اس پر متفق ہیں ۳﴿ ظاہر کی گئیں ۴﴿ اعلیٰ مرتبے کی ۵﴿ فائدہ حاصل کیا گیا ۶﴿ کہنے والا خود کافر ہو جائیگا ۷﴿ عجیب بات۔

لاکھوں کروڑوں ائمہ واولیاء وعلماء کی معاذ اللہ تکفیر۔ ﴿۱﴾ ان صاحبوں کا خلاصہ مذہب ﴿۲﴾ ابھی ردالمحتار سے منقول ہوا کہ جو وہابی نہیں سب کو مشرک مانتے ہیں اسی بناپر علامہ شامی رحمہ اللہ تعالٰی نے انہیں خوارج میں داخل فرمایا اور وجیز کردری میں ارشاد ہے:

یجب اکفار الخوار فی اکفار ھم جمیع الا مۃ سواھم[۱]

خوارج کو کافر کہنا واجب ہے اس بناپر کہ وہ اپنے ہم مذہب کے سوا سب کو کافر کہتے ہیں

لاجرم الدرر السنیۃ فی الرد علی الوھابیۃ میں فرمایا:

ھؤ لاء الملاحدۃ المکفرۃ للمسلمین[۲]

یعنی یہ وہابی ملحد بے دین کہ مسلمان کی تکفیر کرتے ہیں

پھر یہ بھی ان کے صرف ایک مسئلہ ترکِ تقلید کی رُو سے ہے باقی مسئلہ متعلقہ انبیاء واولیاء وغیرہ ہم میں ان کے شرک کی اونچی اُڑانیں دیکھیے۔ فقیر نے رسالہ اکمال الطامۃ علی شرک سوی بالامور العامۃ میں کلام الٰہی کی ساٹھ آیتوں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تین سو حدیثوں سے ثابت کیا ہے کہ ان کے مذہب نامہذب پر نہ صرف امت مرحومہ بلکہ انبیائے کرام وملائکہ عظام وخود حضور پُرنور سید الانام علیہ وعلیہم افضل الصلاۃ والسلام حتی کہ خود رب العزۃ جل وعلا تک کوئی بھی شرک سے محفوظ نہیں ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم، پھر ایسے مذہب ناپاک کے کفریات واضحہ ہونے میں کون مسلمان تامل کرسکتا ہے، پھر یہ عقاید باطلہ و مقالات ﴿۳﴾ زائغہ جب ان حضرات کے اصول مذہب ہیں تو کسی وہابی صاحب کا ان سے خالی ہونا کیونکر معقول، یہ ایسا ہوگا جس طرح کچھ روافض کو کہا جائے تبرا و تفصیل ﴿۴﴾ سے پاک ہیں، اور بالفرض تسلیم بھی کرلیں کہ کوئی وہابی صاحب کسی جگہ

---

[۱] فتاویٰ بزازیہ علی ہامش فتاویٰ ہندیۃ، نوع فیما تیصل بہا مما یجب اکفارہ الخ، نورانی کتب خانہ پشاور ۶/ ۳۱۸

[۲] الدرر السنیۃ فی الرد علی الوہابیۃ، المکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی، ص ۳۸

﴿۱﴾ کافر قرار دینا۔ ﴿۲﴾ نچوڑ۔ ﴿۳﴾ اقوال۔ ﴿۴﴾ گالیاں دینے لعن طعن کرنے اور کسی کو کسی پر ترجیح دینے۔

کسی مصلحت سے ان تمام عقائد مردود۔۱﴾ واقوال مطرودہ۔۲﴾ سے تحاشی ۳﴾ بھی کریں یا بفرض غلط۔۴﴾ فی الواقع ان سے خالی ہوں تو یہ کیونکر متصور۔۵﴾ کہ ان کے اگلے پچھلے چھوٹے بڑے مصنف مؤلف واعظ مکلب بجدی دہلوی بنگالی بھوپالی وغیرہم جن کے کلام میں ان اباطیل۔۶﴾ کی تصریحات ہیں یہ صاحب ان سب کے کفر یا اقل درجہ۔۷﴾ لزوم کفر کا اقرار کریں کیا دنیا میں کوئی وہابی ایسا نکلے گا کہ اپنے اگلے پچھلوں پیشواؤں ہم مذہبوں سب کے کفر ولزوم کفر کا مقر ہو۔۸﴾ اور جتنے احکام باطلہ سے کتاب التوحید تقویۃ الایمان و صراط مستقیم وتنویر العینین وتصانیف بھوپالی وسورج گڑھی و بٹالوی وغیرہم میں مسلمانوں پر حکم شرک لگایا جو معاذ اللہ خدا اور رسول وانبیاء وملائکہ سب تک پہنچا اُن سب کو کفر کہہ دے حاش للہ ہرگز نہیں، بلکہ قطعاً انہیں اچھا جانتے امام و پیشوا وصلحائے علما مانتے اور اُن کے کلمات واقوال کو بامعنی ومقبول سمجھتے اور اُن پر رضار کھتے ہیں اور خود کفریات بکنا یا کفریات پر راضی ہونا بُرا نہ جاننا اُن کیلئے معنی صحیح ماننا سب کا ایک ہی حکم ہے، اعلام بقواطع الاسلام میں ہمارے علمائے اعلام۹﴾ سے ان امور کے بیان میں جو بالاتفاق کفر میں نقل فرمایا:

من تلفظ کفریکفر و کذاکلمن ضحک علیه اواستحسنه اورضی به یکفر[1]

جس نے کفر یہ کلمہ بولا اس کو کافر قرار دیا جائے گا یوں ہی جس نے اس کلمہ کفر پر ہنسی کی یا اس کی تحسین کی اور اس پر راضی ہوا اس کو بھی کافر قرار دیا جائے گا۔

بحر الرائق میں ہے:

او کلام له معنی صحیح ان کان ذلک کفرا من القائل کفر المحسن[2]

---

[1] اعلام بقواطع الاسلام ملحق بسبل النجاۃ، مطبعہ حقیقۃ استانبول ترکی، ص ۳۶۶

[2] بحر الرائق، باب احکام المرتدین، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۵/۱۲۴

۱﴾ جن عقائد سے سب بارگاہ الٰہی میں بے عزت ٹھہرے ۲﴾ دھتکارے ہوئے اقوال۔۳﴾ اجتناب کریں ۴﴾ جو فرض کیے جانے کے بھی لائق نہیں۔۵﴾ یہ کیسے سوچا بھی جا سکتا ہے۔۶﴾ غلطیاں۔۷﴾ کمتر درجے کا۔ ۸﴾ اقراری ہو۔۹﴾ حق سے آگاہ کرنے والے علماء

جس نے بے دینی کی بات کو سراہایا یا مقصد قرار دیا، یا اس کے معنی کو صحیح قرار دیا تو اگر یہ کلمہ کفر ہو تو اس کا قائل کافر ہوگا اور اس کی تحسین کرنے والا بھی۔ (ت)

تو دنیا کے پردے پر کوئی وہابی ایسا نہ ہوگا جس پر فقہائے کرام کے ارشادات سے کفر لازم نہ ہو اور نکاح کا جواز و عدم جواز نہیں مگر ایک مسئلہ فقہی، تو یہاں حکمِ فقہا یہی ہوگا کہ ان سے مناکحت۔ ۱﴾ اصلاً جائز نہیں خواہ مرد وہابی ہو، یا عورت وہابیہ اور مرد سنّی۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ہم اس باب میں قول متکلمین۔ ۲﴾ اختیار کرتے ہیں اور ان میں جو کسی ضروری دین کا منکر نہیں نہ ضروری دین کے کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے اُسے کافر نہیں کہتے مگر یہ صرف برائے احتیاط ہے، دربارۂ تکفیر۔ ۳﴾ حتی الامکان احتیاط اسی میں ہے کہ سکوت کیجئے، مگر وہی احتیاط جو وہاں مانع تکفیر ہوئی۔ ۴﴾ تھی یہاں مانع نکاح۔ ۵﴾ ہوگی کہ جب جمہور فقہائے کرام کے حکم سے ان پر کفر لازم تو ان سے مناکحت زنا ہے تو یہاں احتیاط اسی میں ہے کہ اس سے دور رہیں اور مسلمانوں کو باز رکھیں، للہ انصاف کسی سنی صحیح العقیدہ معتقد فقہائے کرام کا قلب سلیم گوارا کرے گا کہ اس کی کوئی عزیزہ کریمہ ایسی بلا میں مبتلا ہو جسے فقہائے کرام عمر بھر کا زنا بتائیں، تکفیر سے سکوت زبان کیلئے احتیاط تھی اور اس نکاح سے احتراز۔ ۶﴾ فرج کے واسطے احتیاط ہے۔ ۷﴾ یہ کونسی شرع ہے کہ زبان کے باب میں احتیاط کیجئے اور فرج کے بارے میں بے احتیاطی، انصاف کیجئے تو بنظر واقع حکم ۸﴾ اسی قدر سے منقح ۹﴾ ہوگیا کہ نفس الامر۔ ۱۰﴾ میں کوئی وہابی ان خرافات سے خالی نہ نکلے گا اور احکام فقہیہ میں واقعات ۱۱﴾ ہی کا لحاظ ہوتا ہے نہ احتمالات غیر واقعیہ کا ۱۲﴾

۱﴾ نکاح ۲﴾ ان لوگوں کے اقوال جو مذہبی امور عقلی دلائل سے ثابت کرتے ہیں علم کلام کے ماہر۔ ۳﴾ کفر سے تعلق۔ ۴﴾ کفر قرار دینے میں رکاوٹ بنی تھی۔ ۵﴾ نکاح میں آڑ ہوگی۔ ۶﴾ پرہیز۔ ۷﴾ کہ حرام کاری میں مبتلا نہ ہو۔ ۸﴾ جو ابھی نظر سے گزرا ۹﴾ پاک ہوگیا۔
۱۰﴾ اس بات میں۔ ۱۱﴾ جو حال ہو پیش آیا ہو۔ ۱۲﴾ شک یا گمان جو ابھی پیش نہ آیا ہو

بل صرحوا ان احکام الفقۃ تجری علی الغالب من دون نظر ع الی النادر ۔

بلکہ انہوں نے تصریح ۔۱﴾ کی ہے کہ فقہی احکام کا ادار۔۲﴾ غالب ۔۳﴾ امور بنتے ہیں، نادر۔۴﴾ امور پیشِ نظر نہیں ہوتے (ت) اور اگر اس سے تجاور کرکے ۔۵﴾ کوئی وہابی ایسا فرض کیجیے جو خود بھی ان تمام کفریات سے خالی ہو اور اُن کے قائلین ۔۶﴾ حملہ ۔۷﴾ وہابیہ سابقین ولاحقین ۔۸﴾ سب کو گمراہ و بد مذہب مانتا بلکہ بالفرض قائلان کفریات مانتا اور لازم الکفر ہی جانتا ہو اُس کی وہابیت صرف اس قدر ہو کر باوصف عامیت ۔۹﴾ تقلید ضروری نہ جانے اور بے صلاحیت اجتہاد ۔۱۰﴾ پیروی مجتہدین چھوڑ کر خود قرآن و حدیث سے اخذ احکام روا مانے ۔۱۱﴾ تو اس قدر میں شک نہیں کہ یہ فرضی شخص بھی آیہ کریمہ قطعیہ ۱۲﴾ فاسئلو ااھل الذکر ان کنتم لا تعلمون ۱ (اگر نہیں جانتے تو اہلِ ذکر (علماء) سے پوچھو۔ت) اور اجماع قطعی ۔۱۳﴾ تمام ائمہ سلف وخلف کا مخالف ہے یہ اگر بطور فقہاء ۔۱۴﴾ لزوم کفر ۱۵﴾ سے بچ بھی گیا تو خارق اجماع۔ ۱۶﴾ وتبع غیر سبیل المومنین ۔۱۷﴾ دگمراہ و بددین میں کلام ۔۱۸﴾ نہیں ہوسکتا جس طرح متکلمین کے نزدیک دوقسم پیشین ۔۱۹﴾ کافر بالیقین ۔۲۰﴾ کے سوا باقی جمیع ۔۲۱﴾ اقسام کے وہابیہ، اب اگر عورت سنیہ بالغہ اپنا نکاح کسی ایسے شخص سے کرے اور اس کا ولی پیش از نکاح ۔۲۲﴾ اس شخص کی بد مذہبی پر آگاہ ہو کر صراحۃ ۔۲۳﴾ اس سے نکاح کیے جانے کی رضامندی ظاہر نہ کرے خواہ یوں کہ اُسے اس کی بدمذہبی پر اطلاع ہی نہ ہو یا نکاح سے پہلے اس قصد کی خبر نہ ہوئی یا بدمذہب جانا اور اس

---

۱ القرآن ۱۶/۴۳

۱﴾ وضاحت۔۲﴾ منحصر ہوتے ہیں۔۳﴾ اکثر۔۴﴾ قلیل۔۵﴾ اسکے خلاف۔۶﴾ ان کفریات پر راضی ہونے والے۔۷﴾ تمام۔۸﴾ جو پہلے گزرے اور انکے پیچھے آنے والے۔۹﴾ ادنیٰ ترین خرابی یہ کہ۔۱۰﴾ اجتہاد کی صلاحیت خود میں نہ ہونے کے باوجود۔۱۱﴾ خود سے نکالے گئے قرآن وحدیث کے احکام کو ماننے۔۱۲﴾ حتمی جس میں کوئی شک نہیں ۔۱۳﴾ سب کی حتمی رائے کے مطابق۔۱۴﴾ فقہہ کے مطابق۔۱۵﴾ کہ کفر تو صادر نہیں ہوا۔۱۶﴾ اجماع کی کاٹ کرنے والا۔۱۷﴾ مومنین کے طریقہ وراستہ سے ہٹ کر چلنے والا۔۱۸﴾ دلیل کی حاجت نہیں ۔۱۹﴾ پہلے بیان کیے گئے دوقسم کے کافر۔۲۰﴾ جن کے کفر میں بالکل شک نہیں۔۲۱﴾ تمام۔۲۲﴾ نکاح سے پہلے۔۲۳﴾ صاف طور پر

ارادہ پر مطلع بھی ہوا مگر سکوت۔ ۱﴾ کیا صاف رضا کا مظہر نہ ہوا۔ ۲﴾ یا عورت نابالغہ ہو اور ولی مزوج اب وجد۔ ۳﴾ کے سوا یا اب وجد ایسے جو اس سے پہلے اپنی ولایت سے کوئی تزویج۔ ۴﴾ کسی غیر کفو ۵﴾ سے کر چکے ہوں یا وقت تزویج نشے میں ہوں ان سب صورتوں میں یہ بھی نکاح باطل وزنا کے خالص ہوگا کہ بدمذہب کسی سینہ بنت سنی کا کفو۔ ۶﴾ نہیں ہو سکتا اور غیر کفو کے ساتھ تزویج میں یہی احکام مذکورہ ہیں، درمختار میں ہے:

الکفاءۃ تعتبر فی العرب والعجم دیانۃ ای تقوی فلیس فاسق کفوالصالحۃ . نھر[1] عربی اور عجمی لوگوں کے کفو میں دیانت اور تقویٰ کا اعتبار ہے تو فاسق شخص نیک عورت کا کفو نہ ہوگا، نہر۔ (ت)

غنیّہ میں ہے۔

المبتدع فاسق من حیث الا عتقاد و ھواشد من الفسق من حیث العمل[2]
اعتقادی فاسق۔ ۷﴾ عملی فاسق۔ ۸﴾ سے زیادہ برا ہے۔ (ت)

تنویرالابصار وشرح علائی میں ہے:

لزم النکاح بغیر کفوان المزوج ابا وجد الم یعرف منھما سوء الاختیار وان عرف لا یصح النکاح اتفاقا وکذالوسکوان بحر وان المزوج غیر ھما لا یصح النکاح من غیر کفواصلا[3]
اگر باپ یا دادا نے نکاح کیا تو غیر کفو میں بھی یہ نکاح لازم ہوگا۔ بشرطیکہ باپ اور دادا نے

---

[1] درمختار، باب الکفاءۃ، مطبع مجتبائی دہلی، ۱/۱۹۵

[2] غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، فصل فی الامامۃ، سہیل اکیڈمی لاہور، ص ۵۱۴

[1] درمختار شرح تنویرالابصار، باب الولی، مطبع مجتبائی دہلی ۱/۱۹۲

۱﴾ خاموش رہا ۲﴾ رضامندی ظاہر نہ کی۔ ۳﴾ باپ دادا خاندان کے بزرگ آباؤ اجداد۔ ۴﴾ نکاح۔ ۵﴾ غیر ذات جو برابری نہ رکھتی ہو۔ ۶﴾ برابر۔ ۷﴾ بدعقیدہ۔ ۸﴾ بدعمل

اس سے قبل اختیار کو غلط استعمال نہ کیا ہو۔۱﴾ اور گر وہ غلط اختیار استعمال کر چکا ہوتو بالاتفاق یہ نکاح صحیح نہ ہوگا، اور اگر باپ یا دادا نشے میں ہوں تب بھی بالاتفاق نکاح صحیح نہ ہوگا (بحر) اور نکاح والد اور دادا نے نہ کیا تو غیر کفو میں نکاح صحیح نہ ہوگا۔(ت)

اُنہی میں ہے:

نفذ نكاح حرة مكلفة بلا رضى ولى ويفتى فى غير الكفوبعدمجوازه اصلاوهو المختار للفتوى لفساد الزمان فلاتحل مطلقة ثلثا نكحت غير كفوبلا رضى ولى بعد معرفته اياه فليحفظ [1]

عاقلہ بالغہ نے ولی کی رضا کے بغیر نکاح کیا تو نکاح نافذ ہوگا اور غیر کفو میں عدم جواز۔۲﴾ کا فتوی دیا جائیگا اور یہی فتوی کیلئے مختار رہے۔۳﴾ کیونکہ زمانہ میں فساد آ گیا ہے، تو مطلقہ ثلاثہ ۴﴾ بھی اگر ولی۔۵﴾ کی رضا کے بغیر غیر کفو میں نکاح کرے تو پہلے خاوند کے لیے حلال نہ ہوگی جبکہ ولی کو یہ معلوم ہو کہ وہ۔۶﴾ غیر کفو ہے، یاد رکھو۔(ت)

ردالمختار میں ہے:

لايلزم التصريح بعدم الرضابل السكوت منه لايكون رضى وقوله بلا رضى يصدق بنفى الرضى بعد المعرفة وبعدمهاوبوجودالرضى مع عدم المعرفة ففى هذه الصور الثلثة لاتحل وانماتحل فى الصورة الرابعة وهى رضى الولى بغير الكفومع علمه بانه كذلك اھ [2])اھ الكل مختصر

---

[1] درمختار شرح تنویرالابصار، باب الولی، مطبع مجتبائی دہلی ۱/۱۹۱

(۱) ردمختار، باب الولی، داراحیاء التراث العربی ۲۔۲۹۷

۱﴾ اس سے پہلے کسی کو غیر کفو نکاح میں نہ دے چکے ہوں۔۲﴾ جائز نہ ہونے کا۔۳﴾ یہ ہی حکم اختیار کیا گیا۔۴﴾ جس عورت کو طلاق مغلظہ ہو چکی ہو۔۵﴾ سرپرست۔۶﴾ موجودہ شوہر

ولی کو اپنی عدم رضا مندی کے اظہار کے لیے تصریح ۔۱﴿ضروری نہیں ہے بلکہ اس بارے میں اس کا خاموش رہنا ہی عدم رضا ہے، اس کے قول ''بغیر رضا'' کا مصداق کفو غیر کفو کے علم کے بعد ۔۲﴿ اور اسی طرح علم کے بغیر رضا کی نفی اور غیر کفو کا علم نہ ہونے پر رضا مندی ان تین صورتوں میں حلال نہ ہوگی، صرف چوتھی صورت میں حلال ہے اور وہ یہ ہے کہ ولی کو غیر کفو کا علم ہوا اور اس کے باوجود وہ نکاح پر راضی ہوا ھ ح تمام اختصاراً (ت)

اس تقریر منیر ۔۳﴿ سے اس شبہہ کا ایک جواب حاصل ہوا جو یہاں بعض اذہان ۴﴿ میں گزرتا ہے کہ جب اہل کتاب سے مناکحت جائز ہے تو مبتدعین ۔۵﴿ اُن سے بھی گئے گزرے، غیر مقلد مسلم ہے پھر نکاح مسلم و مسلمہ میں کیا توقف ۔۶﴿ اہل کتاب سے مناکحت کے کیا معنے، آیا یہ کہ زنِ مسلمہ کا کتابی کافر کے ساتھ نکاح حاش اللہ یہ قطعاً اجماعاً ۔۷﴿ اخبث ۔۸﴿ حرام اور لاکھ زنا سے بدتر زنا ہے یا یہ کہ مسلمان مرد کا کتابیہ کافرہ کو اپنے نکاح میں لانا، اس کے جواز و عدم جواز ۔۹﴿ سے ہم ان شاء اللہ تعالےٰ عن قریب بحث کریں گے یہاں اسی قدر کافی ہے کہ مسئلہ دائرہ ۔۱۰﴿ میں عورت سنیہ اور مرد وہابی کے نکاح سے بحث ہے، عورت کا مرد پر ۔۱۱﴿ قیاس کیونکر صحیح، آخر وہ کیا فرق تھا جس کے لیے شرع مطہر نے کتابی سے مسلمہ کا نکاح زنا مانا اور مسلم کا کتابیہ سے صحیح جانا، اگر مسلمان مرد کسی کافرہ کو اپنے تصرف میں لاسکے تو کیا ضرور ہے کہ سنیہ عورت بھی بد مذہب کے تصرف ۔۱۲﴿ میں جاسکے، عورت کیلئے کفاءتِ مرد ۔۱۳﴿ کے حق میں کفاءتِ زن کا کچھ اعتبار نہیں بالاجماع ملحوظ ۔۱۲۳﴿ جس کی بناء پر احکام مذکورہ متفرع ہوئے ۔۱۲۴﴿ اور مرد بالغ

۱﴿ وضاحت ۔۲﴿ جان لینے کے بعد ۔۳﴿ واضح بیان ۔۴﴿ ذہنوں ۔۵﴿ بدعتی ۔۶﴿ کیا دیر ہے ۔۷﴿ حتمی طور پر سب کے نزدیک ۔۸﴿ براترین ۔۹﴿ جائز و ناجائز ہونے سے متعلق ۔۱۰﴿ پیش نظر
۱۱﴿ مرد کا عورت سے نکاح ۔۱۲﴿ قبضہ میں ۔۱۳﴿ مرد کا عورت کی برابری کا ہونا

کہ دناءت فراش وجہ غیظ مستفرش نہیں ہوتی۔

فی الدر المختار الکفاءۃ معتبرۃ من جانب الرجل لان الشریفۃ تابی ان تکون فراشاً للدنی و لا تعتبر من جانبھا لان الزوج مستفرش فلا تغیظہ دناءۃ الفراش [1] ملخصاً

درمختار میں ہے کہ کفو مرد کی طرف سے معتبر ہے۔ ۱ کیونکہ شریف عورت، حقیر مرد کی بیوی بننے سے انکاری ہوتی ہے اور عورت کی طرف سے مرد کیلئے ہم کفو ہونا معتبر نہیں۔ ۲ ہے کیونکہ خاوند تو بیوی بنالیتا ہے خواہ عورت ادنیٰ ہو، وہ اس وجہ سے عار نہیں پاتا، ملخصاً (ت)

وہابی تو بدمذہب گمراہ ہے اگر کوئی زن شریفہ بے رضائے صریح ولی۔ ۳ بر وجہ مذکور کسی سنی صحیح العقیدہ صالح حائک۔ ۴ سے نکاح کرلے یا ولی غیر اب وجد۔ ۵ اپنی صغیرہ کو کسی ایسے سے بیاہ دے تو ناجائز و باطل ہوگا یا نہیں، ضرور باطل ہے پھر یہ سنی صالح کیا ان سے بھی گیا گزرا، اور نکاح مسلم و مسلمہ میں کیوں بطلان کو حکم ہوا، ھذا و لنرجع الیٰ ماکنا فیہ (اس کو محفوظ کرو اور ہمیں اپنی بحث کی طرف لوٹنا چاہئے۔ ت) یہ صورتیں بطلان نکاح۔ ۶ بوجہ عدم کفاءت ۷ کی تھیں اور اگر ان کے سوا وہ صورت ہو جہاں عدم کفاءت مانع صحت نہیں۔ ۸ تو پہلے اتنا سمجھ لیجئے کہ عرف فقہ میں جواز دو معنی پر مستعمل۔ ۹ ایک بمعنی صحت ۱۰ اور عقود ۱۱ میں یہی زیادہ متعارف ۱۲ یہ عقد جائز ہے یعنی یہی صحیح مثمر ثمرات ۱۳ مثل

---

[1] درمختار، باب الکفاءۃ، مطبع مجتبائی دہلی، ۱/۱۹۴

۱ مرد کو عورت کا کفو ہونا چاہئے۔ ۲ عورت کا مرد کیلئے کفو ہونا لازم نہیں۔ ۳ اپنے سرپرست کی رضا کے بغیر۔ ۴ جولاہا۔ ۵ باپ یا دادا وغیرہ کے علاوہ ۶ نکاح ناجائز ہونے کی۔ ۷ مرد کا عورت کی برابری کا نہ ہونا۔ ۸ نکاح کی درستگی میں آڑ نہیں ۹ دو صورتوں میں اس پر عمل جائز۔ ۱۰ نکاح درست ہونے کی صورت۔ ۱۱ نکاح۔ ۱۲ جانا پہچانا ۱۳ پھل دینے والا۔

افادۂ ملک متعہ ﴿۱﴾ یا ملک یمین ﴿۲﴾ یا ملک منافع ﴿۳﴾ ہے۔ اگرچہ ممنوع وگناہ ہو جیسے بیع وقت اذان جمعہ۔ دوسرے بمعنی حلت ﴿۴﴾ اورافعال میں یہی زیادہ مروج ﴿۵﴾ یہ کام جائز ہے یعنی حلال ہے، حرام نہیں، گناہ نہیں، ممانعتِ شرعیہ نہیں۔ بحرالرائق کتاب الطہارۃ بیان میاہ میں ہے۔

المشائخ تارۃ یطلقون الجواز بمعنی الحل وتارۃ بمعنی الصحۃ وھی لازمۃ للول من غیر عکس و الغالب ارادۃ الاول فی الافعل و الثانی فی العقود[1]

مشائخ لفظِ "جواز" کو کبھی حلال ہونے کے معنی میں اور کبھی صحیح ہونے کے معنی میں استعمال کرتے ہیں جبکہ صحیح ہونا حلال ہونے کو لازم ہے، غالب طور پر افعال میں حلال ہونے اور عقود میں صحیح ہونے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ (ت)

اسی طرح علامہ سید احمد مصری نے حاشیۂ در میں نقل کیا اور مقرر رکھا۔ درمختار میں ہے۔

یجوز رفع الحدیث بما ذکر[2] النح (مذکور چیز کے ساتھ حدث کو ختم کرنا جائز ہے الخ ت)

اس پر ردالمحتار میں کہا:

یجوز ای یصح وان لم یحل فی نحو الماٗ المغصوب وھو اولی ھنا من ارادۃ الحل وان کان الغالب ارادۃ الاول فی العقود والثانی فی الافعال[3]

یجوز یعنی یصح اگرچہ حلال نہ ہو۔ مثلاً غصب شدہ پانی کے ساتھ ﴿۶﴾ اور یہی معنیٰ یہاں بہتر ہے بجائیکہ حلال والا معنی مراد لیا جائے اگرچہ صحیح غالب طور پر عقود میں ﴿۷﴾ اور حلال، افعال میں استعمال ہوتا ہے۔ (ت)

---

[1] بحرالرائق، کتاب الطہارۃ، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ۱/۶۶

[2] درمختار، کتاب الطہارۃ، مطبع مجتبائی دہلی، ۱/۳۵

[3] ردمحتار، کتاب الطہارۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۱۲۳

﴿۱﴾ لطف اندوز ہونے کا فائدہ۔ ﴿۲﴾ جس پر قبضہ اور تسلط ہو یعنی لونڈی۔ ﴿۳﴾ فائدہ دینے والا۔ ﴿۴﴾ حلال ہونے کی صورت۔ ﴿۵﴾ رائج کیا گیا ﴿۶﴾ وضو وغسل صحیح ہو جائیگا۔ ﴿۷﴾ صحیح معاہدے میں

درمختار کتاب الاشربہ میں ہے:

صــحــح بیــع غیر الخمر مامرو مفاد ہ صحة بیع الخمر مامرو مفادهصحة بیع الـحشیشة والافیـون قـلـت وقد سئل ابن نجیم عن بیع الحشیشة هل یـجـوز فـکـتب لا یـجـز فیـحـمل علی ان مراده بعدم الجواز عدم الحل ۔[1]

مذکورہ چیزوں میں سے غیر خمر (۱) کی بیع صحیح ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ حشیش اور افیون کی بیع صحیح ہے م۔ میں کہتا ہوں کہ ابن نجیم سے حشیش کی بیع کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ جائز ہے تو انہوں نے جواب میں لکھا لا یجوز (۲) ان کا مقصد عدم جواز (۳) سے عدمِ حل (۴) ہے (ت)

بالجملہ جواز کے یہ دونوں اطلاق (۵) شائع و ذائع (۶) ہیں اور ان کے سوا اور اطلاق (۷) بھی ہیں جن کی تفصیل ہے

☆فـقـد یـطـلـق بمعنی النفاذ کما قال فی کفائة التنویر امره بتزویج امرأة فـزوجـه امـت جـاز☆۱) ای نـفـذلاکـ الـکلام ثمـه فـی النفـاذ لافـی الـجـواز☆۲) افـاده الـسـادات الثلثة المحشن ح طوهواخص من وجه من الـصـحة والحل جمیعا فقد ینفذ عقد ولا یصح ولا یحل کا لبیع عند اذان الـجـمـعة الیٰ اجـل مـجـهـول وقـد یـصـح و یـحـل ولا ینفذ کبیع فضولی مستـجـمعا شرائط الصحة والحل قال فی ردالمحتار ظاهره ان الموقوف من قسم الصحیح وهو احد ۔[1] درمختار، کتاب الاشربہ مطبع مجتبائی دہلی، ۲۶۰/۲

☆۱ درمختار، باب الکفاءۃ، مطبع مجتبائی دہلی، ۱۹۵/۱

☆۲ ردمحتار باب الکفاءۃ، داراحیاء التراث العربی بیروت، ۳۲۵/۲

(۱) شراب کے علاوہ (۲) جائز نہیں (۳) جائز نہ ہونے سے (۴) حلال نہ ہونا ہے (۵) جائز ہونے کے دونوں استعمال (۶) آشکارا (۷) استعمال

طریقین للمشائخ وهو الحق ☆ ۱ الخ وقد یطلق بمعنی اللزوم قال فی رهن الدر القبض شرط الزوم کما فی الهبة ☆ ۲. اه قال الشامی قال فی العنایة هو مخالف لروایة العامة قال محمد لا یجوز الرهن الا مقبوضا اه وی السعدیة انه علیه الصلوة والسلام قال لا تجوز الهبة الا مقبوضة والقبض لیس بشرط الجواز فی الهبة فلیکن هنا کذلک اه و حاصلة ان یفسر هنا ایضا الجواز باللزومه لا بالصمت کما فعلوا فی الهبة ☆۳. اه مختصراً وفی مداینات غمز العیون لو جاز ای لزم تاجیله لزم ان یمنع المقرض عن مطالبة قبل الا جل ولا جبر علی المتبرع ☆۴. اه وهوا خص مطلقا من الصحة والنفاذ فقد یصح الشیئ وینفذ ولا لزوم کتزویج الغم من کفو بمهر المثل ولا لزوم لموقوف فهو ظاهر ولا لفاسد لا نه واجب الفسخ ومن وجه من الحل فقد یلزم ولایحل کا لبیاعات المکروهة ،والله تعالیٰ اعلمه ۲ ۱ منه غفر له (م)

اور کبھی جواز کا اطلاق ''نفاذ'' پر بھی ہوتا ہے جیسا کہ تنویر کے کفالتہ کے باب میں ہے، اگر کسی نے دوسرے کو کہا کہ کسی عورت سے میرا نکاح کردے تو اس نے لونڈی سے نکاح کردیا تو جائز ہے یعنی نافذ ہے کیونکہ یہاں نفاذ میں بات ہو رہی ہے جواز میں بحث نہیں ، اس فائدے کو تین بزرگوار محشی حضرات یعنی حلبی، طحطاوی اور شامی نے بیان کیا، اور یہ معنی پہلے دو معنی صحیح اور حلال ہونے سے خاص من وجہ ہے کیونکہ کبھی عقد صحیح اور حلال نہ ہونے

☆ ۱ ردالمحتار، کتاب البیوع، داراحیاء التراث العربی بیروت ۴/۳

☆ ۲ درمختار، کتاب الرہن، مطبع مجتبائی ۲/۲۶۵

☆ ۳ ردالمحتار، کتاب الرہن، داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/۳۰۸

☆ ۴ غمز عیون البصائر شرح الاشباہ والنظائر، کتاب المداینات ادارۃ القرآن کراچی ۲/۲۴۷-۲۴۶

کے باوجود نافذ ہوتا ہے جیسے تمع کی اذاب کے بعد بیع مجہول مدت کے ادھار پر ہو، اور کبھی
عقد حلال اور صحیح ہوتا ہے لیکن نافذ نہیں ہوتا، جیسا کہ فضولی کی وہ بیع جو حلال اور صحیح ہونے کی
شرائط کی جامع ہو۔ ردالمحتار میں کہا کہ موقوف بیع، صحیح کی قسم ہے اور یہ مشائخ کے استعمال
کے دو طریقوں میں سے ایک ہے اور یہی حق ہے الخ اور جواز بمعنی لزوم بھی استعمال ہوتا
ہے۔ درمختار کے مسئلہ رہن میں ہے کہ قبضہ لزوم کیلئے شرط ہے جیسا کہ ہبہ میں ہوتا ہے اھ:
اس پر علامہ شامی نے کہا کہ عنایہ میں کہا ہے کہ یہ عام روایت کے خلاف ہے، امام محمد رحمہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رہن، قبضہ کے بغیر صحیح نہیں اھ اور سعدیہ میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا کہ ہبہ قبضہ کے بغیر جائز نہیں، جبکہ ہبہ کے جواز کیلئے قبضہ شرط نہیں ہے، منا
سب ہے کہ یہاں بھی یونہی ہو اس کا حصل یہ ہے کہ یہاں رہن کے معاملہ میں بھی امام محمد
کے قول میں جواز کی تفسیر لزوم کے ساتھ کی جائے نہ کہ صحت کے ساتھ جیسا کہ فقہاء نے ہبہ
میں کیا یعنی لا یجوز کا معنی یہی۔ لا یلزم ہو (یعنی قبضہ کی بغیر رہن جائز تو ہے لازم نہیں) اھ
مختصراً اور غمز العیون کے مداینات میں ہے لو جاز یعنی مہلت لازم ہوگی تو لازم ہے کہ قرضخواہ
کو مدت پوری ہونے سے قبل مطالبہ سے منع کیا جائے جبکہ قرض کی نیکی کرنے کیلئے پر جبر
نہیں ہوسکتا اھ اور جواز بمعنی لزوم، نفاذ اور صحت کے معنی سے خاص مطلق ہے کیونکہ کبھی چیز
صحیح اور نافذ ہوتی ہے اور لازم نہیں ہوتی، جیسا کہ چچازاد کا مہر مثل کے ساتھ کفوء میں لڑکی کا
نکاح کرنا صحیح اور نافذ ہے مگر لازم نہیں کیونکہ یہ موقوف ہے اور موقوف چیز لازم نہیں ہوتی،
اور یہ ظاہر ہے، اور فاسد بھی لازم نہیں کیونکہ وہ واجب الفسخ ہے اور جواز بمعنی لزوم جواز بمعنی
حل سے خاص من وجہ ہے، کیونکہ کبھی چیز لازم ہوتی ہے مگر حلال نہیں ہوتی جیسا کہ مکروہ
بیع کا حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ

یہاں بحث نہیں، اب اس صورت خاصہ ﴿۱﴾ میں جواز بمعنی صحت ﴿۲﴾ ضرور ہے یعنی نکاح کریں تو ہو جائے گا اور حل بمعنی المعنی عدم حرمت ﴿۳﴾ وطی بھی حاصل یعنی اس میں جماع زنانہ ہوگا وطی حرام نہ ہو جائے گا۔

وذلک کقولہ عزوجل واحل لکم ماوراء ذلکم مع ان فیھن من یکرہ نکاحھن تحریما کالکتابیۃ کما سیأتی فعلم ان الحل بھذا المعنی لا ینافی الاثم فی الاقدام علی فعل النکاح فافھم واحفظ کیلا تزل واللہ الموفق۔

اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالٰی کا ارشاد "تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں محرمات کے سوا" حالانکہ غیر محرمات میں وہ عورتیں بھی شامل ہیں جن سے نکاح مکروہ تحریمہ ﴿۴﴾ ہے جیسا کہ کتابیہ عورت کے بارے میں آئندہ بیان ہوگا، تو معلوم ہوا کہ اس معنی میں حلال، نکاح کرنے کے اقدام پر گناہ کے منافی نہیں ﴿۵﴾ ہے، اس کو سمجھو اور یاد رکھو تاکہ غلط فہمی نہ ہو اور توفیق اللہ تعالٰی سے ہی ہے۔ (ت)

عبارات درمختار وغیرہ تجوز مناکحۃ المعتزلۃ لانا لانکفر احد المعتزلۃ لانا لانکفر احدا من اھل القبلۃ وان وقع الزاما لھم فی المباحث لے (معتزلہ ﴿۶﴾ سے نکاح جائز ہے ہم اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرتے اگرچہ بحث کے طور پر ان پر کفر کا الزام ثابت ہے۔ ت) کے یہی معنی ہیں، یہ ظاہر کہ نکاح عقد ﴿۷﴾ ہے اور ابھی بحرالرائق وطحطاوی وردالمحتار سے گزرا کہ عقود میں غالب وشائع جواز بمعنی صحت ہے ﴿۸﴾ مگر وہ عدم جواز بمعنی ممانعت واثم ﴿۹﴾ کے منافی نہیں فتح القدیر وغنیہ وبحرالرائق وغیرہا میں ہے:

﴿۱﴾ مخصوص ﴿۲﴾ جائز ہونا درست ہونے کے معنی میں ﴿۳﴾ حلال ہونا حرام نہ ہونے کے معنی میں ﴿۴﴾ قریب بہ حرام ﴿۵﴾ حلال ہونے کے باوجود نکاح کا اقدام گناہ کی نفی نہیں کرتا۔ ﴿۶﴾ بدمذہبوں کی ایک قسم۔ ﴿۷﴾ معاہدہ ہے ﴿۸﴾ ہاں یہ بات آشکارا ہے کہ یہاں جائز ہونا درست ہونے کے معنی میں ہے۔ ﴿۹﴾ گناہ ومعصیت

یراد بعدم الجواز عدم الحل ای عدم حسن ان یفعل وھولا ینافی الصحۃ ۱؎
عدمِ جواز سے عدمِ حل مراد لیا جاتا ہے یعنی اس کا کرنا حلا نہیں اور یہ صحیح ﴿ہ﴾ کے منافی نہیں۔(ت)
رہا جواز فعل بمعنی عدم ممانعت شریعہ ۲؎ یعنی بدمذہبوں سے سنیہ عورت کا نکاح کردینا
روا ومباح ۳؎ ہو جس میں کچھ گناہ مخالفت احکام شرع نہ ہو یہ ہرگز نہیں، ارشاد مشائخ کرام
المناکحۃ بین اھل السنۃ واھل الاعتزال لاتجوز ۲؎ کے یعنی معنی ہیں یعنی سنیوں اور معتزلیوں
میں مناکحت مباح نہیں۔ فتاوی خلاصہ میں فرمایا: المسألۃ فی مجموع النوازل ۳؎
یہ مسئلہ مجموع النوازل امام فقیہ احمد بن موسیٰ کشی علمیذ امام مفتی الجن والانس عارف باللہ سید
نا نجم الدین عمر النسفی میں ہے۔
اُسی میں فرمایا: کذا اجاب الامام الرستغفنی ۴؎ امام رستغفنی نے ایسا ہی جواب ارشاد فرمایا۔
ردالمحتار میں نہایہ امام سغناقی سے ہے انہوں نے اپنے شیخ سے نقل کیا وہ فرماتے تھے:
الرستغفنی امام معتمد فی القول والعمل ولو اُخذنا یوم القیمۃ للعمل
بروایتہ ناخذہ کما اخذنا ۵؎
یعنی رستغفنی امام معتمد ہیں قول وفعل ہیں، اگر روزِ قیامت اُن کی روایت پر عمل میں ہم
سے گرفت ہوئی تو ہم ان کا دامن پکڑیں گے کہ ہم نے ان کے ارشاد پر عمل کیا۔

۱؎ فتح القدیر، باب الامامۃ، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۳۰۴

۲؎ بحرالرائق، فصل فی المحرمات، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۳/۱۰۲

۳؎ خلاصۃ الفتاوی، کتاب النکاح جنس آخر فی الاجازۃ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۲/۶

۴؎ خلاصۃ الفتاوی، کتاب النکاح جنس آخر فی الاجازۃ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۲/۶

۵؎ ردالمحتار

وجیز امام کردری میں ہے

سمعت عن ائمة خوارزم انه یتزوج من المعتزلی ولا یزوج منہم ولعله اخذ هذا التفصیل من کلام ابی حفص السفکردری [1]

میں نے بعض ائمہ خوارزم سے سنا کہ معتزلی کی بیٹی تو بیاہ لے اور اپنی بیٹی ان کے نکاح میں نہ دے، جس طرح یہودی نصرانی کی بیٹی بیاہ لیتا ہے اور اپنی بیٹی اُن کے نکاح میں نہیں دیتا اور ممکن ہے کہ ان امام نے یہ تفصیل امام ابوحفص سفکروری کے قول سے اخذ کی۔

یہ دوسرا جواب ہے اس شبہ کا، کہ مبتدعین ۱ کتابیوں سے بھی گئے گزرے ثم اقول وباللہ التوفیق (پھر میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ ہی سے ہے۔ ت) اگر نظر تحقیق کو رخصت جولاں دیجئے ۲ تو بدمذہب سے سنیہ کی تزویج ۳ ممنوع ہونے پر شرع مطہر سے دلائل کثیرہ قائم ہیں مثلاً:

دلیل اوّل: قال عزوجل واما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین [2]

اور اگر شیطان تجھے بھلادے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

بدمذہب سے زیادہ ظالم کون ہے اور نکاح کی صحبت دائمہ ۴ سے بڑھ کر کون سی صحبت، جب ہر وقت کا ساتھ ہے، اور وہ بدمذہب تو ضرور اس سے نادیدنی ۵ دیکھے گی ناشنیدنی ۶ سنے گی اور اور انکار پر قدرت نہ ہوگی، اور اپنے اختیار سے ایسی جگہ جانا حرام ہے جہاں

---

[1] فتاوی بزازیہ علی ہامش فتاوی ہندیہ، کتاب النکاح، نورانی کتب خانہ پشاور ۴/۱۱۲

[2] القرآن ۶/ ۶۸

۱۔ بدعتی۔ ۲۔ مزید تحقیق کیجئے۔ ۳۔ شادی۔ ۴۔ مستقل طور پر۔ ۵۔ جو کبھی نہ دیکھا۔ ۶۔ جو کبھی نہ سنا۔

منکر ہو اور انکار نہ ہو سکے نہ کہ عمر بھر کیلئے اپنے یا اپنی قاصرہ ۱﴿ مقسورہ عاجزہ مقہورہ ۲﴾ کے واسطے اس فضیحہ شنیعہ ۳﴿ کا سامان ۴﴾ پیدا کرنا۔

دلیل دوم: قال تبارک وتعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا):

ومن ایٰتہ ان خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیھا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ [1]

اللہ کی نشانیوں سے ہے کہ اس نے تمہیں میں سے تمہارے جوڑ بنائے کہ ان سے مل کر چین پاؤ اور تمہارے آپس میں دوستی و مہر ۵﴿ رکھی۔

اور حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان للزوج من المرأۃ لشعبۃ ماھی لشئ [2] رواہ ابن ماجۃ والحاکم عن محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ.

عورت کے دل میں شوہر کیلئے جو راہ ۶﴿ ہے کسی کیلئے نہیں (اس کو ابن ماجہ اور حاکم نے محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ت)

آیت گواہ ہے کہ زن وشوئی ۷﴿ وہ عظیم رشتہ ہے کہ خواہی نخواہی ۸﴿ باہم انس ۹﴿ ومحبت و الفت و رافت ۱۰﴿ پیدا کرتا ہے، اور حدیث شاہد ہے کہ عورت کے دل میں جو میں جو بات شوہر کی ہوتی ہے کسی کی نہیں ہوتی، اور بد مذہب کی محبت سم قاتل ۱۱﴿ ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ومن یتولھم منکم فانہ منھم [3] تم میں جو ان سے دوستی رکھے گا۔۔

---

[1] القرآن ۳۰/۲۱

[2] المستدرک للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابہ، دار الفکر بیروت ۴/۶۲
سنن ابن ماجہ، ابواب الجنائز، باب ماجاء فی البکاء علی المیت کراچی ص ۱۱۵، [3] القرآن ۵/۵۱

۱﴿ عاجز و مجبور۔ ۲﴿ جس پر قہر و غضب کیا گیا ہو۔ ۳﴿ بری ذلت ۴﴿ سبب ۵﴿ محبت ۶﴿ جگہ ومقام۔ ۷﴿ میاں بیوی کا۔ ۸﴿ وجہ بلا وجہ کے ۹﴿ اپنائیت۔ ۱۰﴿ مہربانی۔ ۱۱﴿ زہر قاتل

انہیں میں سے ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

المرء مع من احب[1] رواہ الأئمۃ احمد، و الستۃ الا ابن ماجہ عن انس و الشیخان عن ابن مسعود و احمد و مسلم عن جابر و ابو داؤد عن ابی ذر الترمذی عن صفوان بن عسال و فی الباب عن علی و ابی ھریرۃ و ابی موسی و غیرھم رضی اللہ تعالٰی عنھم۔

آدمی کا حشر اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے (اس کو امام احمد نے اور ابن ماجہ کے ماسوا صحاح ستہ کے ائمہ نے روایت کیا ہے حضرت انس سے اور بخاری و مسلم نے ابن مسعود سے، احمد و مسلم نے جابر سے، ابوداؤد نے ابوذر سے، اور ترمذی نے صفوان بن عسال سے، اور اس باب میں علی، ابوہریرہ، ابوموسیٰ وغیرہم رضی اللہ تعالٰی عنہم سے بھی روایت ہے۔ت)

دلیل سوم: قال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا)

لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ[2]

اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بدمذہبی ہلاک[1] حقیقی ہے

قال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا): ولا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ[3]۔

(اور خواہ پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی۔ت) اور صحبت خصوصاً بد کا اثر پڑ جانا احادیث و تجارب صحیحہ[2] سے ثابت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

---

[1] سنن ابوداؤد کتاب الادب آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۳۴۳

[2] القرآن ۲/۱۹۵ [3] القرآن ۳۸/۲۶ [1] ہلاکت کا یقین ہے۔ [2] تجربہ سے

انما مثل الجلیس الصالح و جلیس السوء کحامل المسک ونافخ الکیر فحامل المسک اما ان یحذیک واما ان تبتاع منہ واما ان تجدمنہ ریحا طیبۃ ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابک واما ان تجدمنہ ریحا خبیثۃ [1] رواہ الشیخان عن ابی موسٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

اچھے اور بُرے ہمنشین ۱﴿ کی کہاوت ۲﴿ ایسی ہے۔ جیسے ایک کے پاس مُشک ۳﴿ ہے اور دوسرا دھونکنی پھونکتا ۴﴿ وہ مشک والا یا تجھے مفت دے گا یا تو اس سے مول لے گا اور کچھ نہیں تو خوشبو ضرور آئے گی اور دھونکنی والا تیرے کپڑے جلا دے گا یا تجھے اس سے بد بو آئے گی۔ (اسے شیخین امام بخاری ومسلم) نے ابوموسٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

دوسری حدیث میں فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

مثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیران لم یصبک من سوادہ اصابک من دخانہ [2]. رواہ ابوداؤد والنسائی عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ

برا ہمنشین دھونکنے والے کی مانند ہے تجھے اس کی سیاہی نہ پہنچے تو دھواں تو پہنچے گا۔ (اس کو ابوداؤد اور نسائی نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

تیسری حدیث صریح میں فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم [3] رواہ مسلم

گمراہوں سے دور بھاگو، انہیں اپنے سے دور کرو، کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں، کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ (اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ت)

---

[1] صحیح بخاری باب المسک قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۸۳۰

[2] سنن ابوداؤد باب من یومران یجالس آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۳۰۸

[3] صحیح مسلم باب النہی عن الروایۃ عن الضعفاء قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۰

۱﴿ ساتھی ۲﴿ مثال ۳﴿ خوشبو ۴﴿ آگ بھڑکانے کیلئے پھونکنا

چوتھی حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اعتبروا الصاحب بالصاحب [1]۔ رواہ ابن عدی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسن لشواھدہ

مصاحب [1] کو مصاحب پر قیاس کرو [2] (اس کو ابن عدی نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور اس کے شواہد کی بنا پر اس حدیث کو انہوں نے حسن قرار دیا۔ ت)

پانچویں حدیث میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایاک وقرین السوء فانک بہ تعرف [2]۔ رواہ ابن عساکر عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

برے ہمنشین سے دور بھاگ کہ تو اسی کے ساتھ مشہور ہوگا (اس کو ابن عساکر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

ماشیئ ادل علی الشی ولا الدخان علی النار من الصاحب علی الصاحب [3]۔ ذکرہ التیسیر

کوئی چیز دوسری پر اور نہ دھواں آگ پر اس سے زیادہ دلالت کرتا ہے [3] جس قدر ایک ہمنشین دوسرے پر۔ (اس کو تیسیر میں ذکر کیا گیا۔ ت)

عقلاء کہتے ہیں کہ گوش زدہ اثرے دارد نہ کہ عمر بھر کان بھرے جانا [4] پھر اس کے ساتھ دوسرا موید [5] شوہر کا اس پر حاکم ہونا۔ مجربین [6] کہتے ہیں: الناس علی دین ملوکھم [4]

---

[1] کنز العمال، بحوالہ عبداللہ ابن مسعود حدیث ۲۴۷۳۰، مکتبہ التراث الاسلامی حلب ۱۱/۸۹

[2] کنز العمال، بحوالہ ابن عساکر، حدیث ۲۴۸۴۴، مکتبہ التراث الاسلامی حلب، ۹/۴۳

[3] التیسیر شرح الجامع الصغیر، حدیث ماشیئ کے تحت مکتبہ امام شافعی الریاض السعودیہ ۲/۳۰۲

[4] المقاصد الحسنہ، حرف النون، حدیث ۱۲۳۹، دار الکتب العلمیہ بیروت، ص ۴۴۱

[1] دوست [2] جیسا دوست ویسا ہی وہ خود [3] کہ دھواں آگ کا پتہ دیتا ہے [4] کان میں بات ڈالنا [5] تائید کرنے والی دلیل۔

(لوگ اپنے حکمرانوں کے دین پر ہوتے ہیں۔ت)

تیسرا مؤید، عورت میں مادہ قبول وانفعال کی کثرت ا﴾ وہ بہت نرم دل ہیں جلد اثر پذیر ہیں یہاں تک کہ اہل تجربہ میں موم کی ناک مشہور ہیں، خود رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں، رویدک یا انجشۃ بالقواریر[1] (اے انجشہ! آبگینوں کو بچا کر رکھو۔ت) چوتھا مؤید، ان کا ناقصات العقل والدین ہونا[2]﴾ یہ بھی رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں فرمایا کما فی الصحیحین (جیسا کہ صحیحین میں ہے۔ت) پانچواں مؤید، شوہر کی محبت، جس کا بیان آیت وحدیث سے گزرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: حبک الشیئ یعمی ویصم[2] رواہ احمد والبخاری فی التاریخ و ابوداؤد عن ابی الدرداء و ابن عساکر بسند حسن عن عبداللہ بن انیس و الخرائطی فی الاعتلال عن ابی برزۃ الاسلمی رضی اللہ تعالٰی عنہم

محبت اندھا بہرا کردیتی ہے۔(اسے احمد و بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابوداؤد نے ابودرداء سے اور ابن عساکر نے سند حسن کے ساتھ عبداللہ بن انیس سے اور خرائطی نے اعتلال میں ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت کیا ہے۔ت)

اور فرماتے ہیں:

الرجل علٰی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل[3] رواہ ابوداؤد الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ بسند حسن

آدمی اپنے محبوب کے دین پر ہوتا ہے تو دیکھ بھال کر کسی سے دوستی کرو (اسے ابوداؤد اور

---

[1] صحیح بخاری باب المعاریض مندوحۃ عن الکذب لنح قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۱۷

[2] سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی الھوٰی آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۳۴۳

[3] سنن ابوداؤد کتاب الادب باب من یومران یجالس آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۳۰۸

۲﴾ عقل ودین میں کمزور ہونا۔۲﴾ رضامند ہوجانے اور متاثر ہونے کا عنصر زیادہ پایا جاتا ہے۔

ترمذی نے سندِ حسن کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

مسلمانو! اللہ عزوجل عافیت بخشے دل پلٹتے خیال بدلتے کیا کچھ دیر لگتی ہے قلب کو قلب کہتے ہی اس لئے ہیں کہ وہ منقلب ۱﴿ ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثل القلب مثل الریشة تقلبها الریاح بفلاة [1] رواہ ابن ماجة عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالی عنه

دل کی حالت اس پر کی طرح ہے کہ میدان میں پڑا ہو اور ہوائیں اسے پلٹے دے رہی ہوں (اس کو ابن ماجہ نے ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ت)

نہ کہ عورتوں کا سا نرم و نازک دل اور اس پر یہ صحبت و سماع متصل ۲﴿ پھر واسطہ حاکمی محکومی کا ۳﴿ اور اُس کے ساتھ مہر و محبت کا غضب جذبہ ۴﴿ باعثوں اور داعیوں کا یہ متواتر وفور ۵﴿ اور مانع کہ عقل و دین ۶﴿ تھے ان میں نقصان وقصور تو اس تزویج میں قطعاً یقیناً عورت کی گمراہی وتبدیل مذہب کا مظنہ قویہ ۷﴿ ہے اور یہ خود اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑنا ہے کہ بنص قطعی قرآن ممنوع و ناروا ہے ۸﴿ شرع مطہر جس چیز کو حرام فرماتی ہے اس کے مقدمہ و داعی ۹﴿ کو بھی حرام بتاتی ہے مقدمۃ الحرام حرام (حرام کا پیش خیمہ بھی حرام ہوتا ہے۔ت)

مقدمہ مسلمہ ہے، قال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا):

ولا تقربو الزنی انه کان فاحشة و ساء سبیلا [2]

زنا کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت بُری راہ

---

[1] سنن ابن ماجہ، باب فی القدر، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ص ۱۰

[2] القرآن، ۱۷/۳۲

۱﴿ پلٹتا رہتا ہے ۲﴿ بدمذہب کی صحبت اور اسکی بدمذہبیت پرمبنی باتیں ۳﴿ اور تعلق یہ کہ شوہر حاکم اور وہ محکوم ۴﴿ مہربانی و محبت و الفت کا جوش ۵﴿ بھڑکانے والوں اکسانے والوں کی بہتات ۶﴿ عقل دین کی کمزوری ۷﴿ غالب گمان ۸﴿ قرآن کی رو سے منع اور ناگوار ہے ۹﴿ حرام کی طرف لے جانے والا

جس طرح زنا حرام ہوا زنا کے پاس جانا بھی حرام ہوا اور یہ خیال کہ ممکن ہے اثر نہ ہو ا ﴿۱﴾ محض نافہمی اور عقل و نقل دونوں سے بیگانگی ﴿۲﴾ ہے داعی کیلئے مفضی بالدوام ﴿۳﴾ ہونا ضرور نہیں آخر بوس و کنار و مس و نظر دواعی وطی داعی ﴿۴﴾ ہی ہونے کے باعث حرام ہوئے مگر ہرگز ستلزم و مفضی دائم ﴿۵﴾ نہیں۔

دلیل چہارم: قال المولی تبارک و تعالیٰ (مولیٰ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا):

الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضھم علی بعض. [۱]

مرد حاکم و مسلط ﴿۶﴾ ہیں عورتوں پر سبب اُس فضیلت کے جو اللہ نے ایک کو دوسرے پر دی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اعظم الناس حقا علی المرأۃ زوجھا [۲]

رواہ الحاکم وصححہ عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا

عورت پر سب سے بڑھ کر حق اُس کے شوہر کا ہے (اسے حاکم نے روایت کیا اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کی تصحیح کی۔ت)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لو کنت امر الاحد ان یسجد لا حد لامرت النساء ان یسجدن لا زواجھن لما جعل اللہ لھم علیھن من الحق [۳] ولو کان من قدمہ الی مفرق رأسہ قرحۃ تنجس بالقیح والصدید ثم اسقبلتہ فلحسہ مادت حقہ [۴] رواہ ابوداؤد والحاکم بسند صحیح عن قیس بن سعد بن عبادۃ واحمد

---

[۱] القرآن، ۴/۳۴ ، [۲] مستدرک للحاکم، کتاب البر والصلۃ، دارالفکر بیروت، ۴/۱۰۵

[۳] سنن ابی داؤد باب فی حق الزوج علی المرأۃ آفتاب عالم پریس لاہور، ۱/۲۹۱ المستدرک للحاکم، کتاب النکاح دارالفکر بیروت ۲/۱۸۷، [۴] مسند احمد بن حنبل، مروی از مسند انس بن مالک، دارالفکر بیروت ۳/۱۵۹

﴿۱﴾ بدمذہب کی صحبت رنگ نہ لائے اور بدمذہبیت کا اثر قبول نہ کرے۔ ﴿۲﴾ یہ بات عقل اور سوجھ بوجھ سے ہٹ کر ہے ایسا کہیں نہیں پڑھا۔ ﴿۳﴾ ہمیشہ ہی اسکا سبب بن جانا۔ ﴿۴﴾ ہمبستری کا سبب بن جانے۔ ﴿۵﴾ ہمیشہ ہی اسکا سبب بن جانا لازم نہیں۔ ﴿۶﴾ قابض۔

والترمذی عن انس بن مالک و فصل السجود احمد و ابن ماجة وابن حبان عن عبدالله بن ابی اوفی والترمذی وابن ماجة عن ابی هریرة واحمد عن معاذ بن جبل و الحاکم عن بریدة الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین

اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیر خدا کو سجدہ کرے تو البتہ عورتوں کو حکم کرتا کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں بسبب اس حق کے کہ اللہ عزوجل نے ان کیلئے ان پر رکھا ہے اور اگر شوہر کی ایڑی سے مانگ تک سارا جسم پھوڑا ہو جس سے پیپ اور گندا پانی جوش مارتا ہو عورت آکر اپنی زبان سے اسے چاٹ کر صاف کرے تو خاوند کا حق ادا نہ کیا (اس کو ابوداؤد اور حاکم نے صحیح سند کے ساتھ قیس بن سعد بن عبادہ، اور احمد ترمذی نے انس بن مالک سے، اور احمد ابن ماجہ اور ابن حبان نے عبدالعزیز بن ابی اوفی سے سجدہ کی فصل میں اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے اور احمد نے معاذ بن جبل اور حاکم نے بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا ہے۔

الغرض شوہر عورت کے لئے سخت واجب التعظیم ہے اور بدمذہب کی تعظیم حرام۔ متعدد حدیثوں میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام۔[1] رواه ابن عدی و ابن عساکر عن ام المومنین الصدیقه والحسن بن سفیان فی مسنده و ابونعیم فی الحلیة عن معاذ بن والسجزی فی الابانة عن ابن عمر وکابن عدی عن ابن عباس والطبرانی فی الکبیر وابو نعیم فی الحلیه عن عبد الله بن بسر و البیهقی فی شعب الایمان عن ابراهیم بن میسره التابعی المکی الثقه مرسلا ثنا اصواب ان الحدیث حسن بطرقه۔

---

[1] شعب الایمان، حدیث نمبر ۹۴۶۴ دارالکتب العلمیہ بیروت ۶۱/۷

جس نے کسی بد مذہب کی توقیر کی اس نے اسلام کے ڈھانے ۱؎ میں مدد کی (اس کو ابن عدی اور ابن عساکر نے ام المومنین عائشہ صدیقہ اور حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں اور ابونعیم نے حلیہ میں معاذ بن جبل سے اور سجزی نے ابانہ میں ابن عمر سے اور ابن عدی نے ابن عباس سے طبرانی نے کبیر میں ابونعیم نے حلیہ میں عبداللہ بن بسر اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابراہیم بن میسرہ تابعی مکی سے مرسل طور پر روایت کیا ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ اپنے طرق پر یہ حدیث حسن ہے۔ت)

علمائے کرام تصریح فرماتے ہیں کہ مبتدع ۲؎ تو مبتدع فاسق ۳؎ بھی شرعاً واجب الاہانۃ ۴؎ ہے اور اس کی تعظیم ناجائز۔ علامہ حسن شرنبلالی مراقی الفلاح میں فرماتے ہیں۔

الفاسق العالم تجب اھانته شرعاً فلایعظم [1]

فاسق عالم کی شرعاً توہین ضروری ہے اس لئے اس کی تعظیم نہ کی جائے۔(ت)

امام علامہ فخر الدین زیلعی تبیین الحقائق، پھر علامہ سید ابو السعود ازہری فتح المعین، پھر علامہ سید احمد مصری حاشیہ درمختار میں فرماتے ہیں۔

قدوجب علیهم اهانته شرعا [2] ان پر اس کی اہانت ضروری ہے(ت)

علامہ محقق سعد الملۃ والدین تفتازانی مقاصد و شرح مقاصد میں فرماتے ہیں:

حکم المبتدع البغض والعداوة والاعراض عنه والاهانة والطعن واللعن [3]

بد مذہب کیلئے حکم شرعی یہ ہے کہ اس سے بغض و عداوت ۵؎ رکھیں، روگردانی کریں ۶؎ اس

---

[1] مراقی الفلاح فصل فی بیان الاحق بالامامۃ، نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۱۶۵

[2] طحطاوی علی الدرالمختار باب الامامۃ، دار المعرفۃ، بیروت ۱/۲۴۳

[3] شرح مقاصد، المبحث الثامن، حکم المومن، دار المعارف النعمانیہ، لاہور ۲/۲۷۰

۱؎ مٹانے ۔ ۲؎ بدعتی ۔ ۳؎ گناہ گار ۔ ۴؎ ذلت کا مستحق ۔ ۵؎ مخالفت و دشمنی ۔ ۶؎ اہمیت نہ دیں

کی تذلیل و تحقیر بجا لائیں ا﴾، اس سے لعن و طعن ۲﴾ کے ساتھ پیش آئیں۔

لاجرم ۳﴾ ظاہر ہوا کہ بدمذہب کو سنیہ کا شوہر بنانا گناہ و ناجائز ہے۔

دلیل پنجم: قال العلی الا علی جل و علا (اللہ بلند و اعلیٰ نے فرمایا:) والفیا سیدھا لدی الباب [1]

ان دونوں نے زلیخا کے سید و سردار یعنی شوہر کو پایا دروازے کے پاس۔ درالمختار باب الکفاۃ میں ہے: النکاح رق للمرأۃ والزوج مالک [2] نکاح سے عورت کنیز ہو جاتی ہے اور شوہر مالک اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لاتقولو اللمنافق یا سید فانہ ان یکن سید افقد اسخطتم ربکم عزوجل [3] رواہ ابوداؤد و النسائی بسند صحیح عن بریدۃ بن الحصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

منافق کو ''اے سردار'' کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمہارا سردار ہو تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔ (اس کو ابوداؤد اور نسائی نے صحیح سند کے ساتھ بریدہ بن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ت)

حاکم نے صحیح مستدرک میں بافادۂ تصحیح اور بیہقی نے شعب الایمان میں ان لفظوں سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذاقال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب ربہ [4]

جو شخص کسی منافق کو ''سردار'' کہہ کر پکارے وہ اپنے رب عزوجل کے غضب میں پڑے۔

---

[1] القرآن الکریم ۱۲/۲۵ ـ [2] ردالمحتار باب الکفاء، داراحیاء التراث العربی بیروت ۲/۳۱۷

[3] سنن ابی داؤد کتاب الادب آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۳۲۴

[4] مستدرک للحاکم، کتاب الرقاق دارالفکر بیروت ۴/۳۱۱

شعب الایمان، حدیث ۴۸۸۴ دارالکتب العلمیہ بیروت ۴/۲۳۰ ا﴾ ذلت و حقارت سے پیش آئیں

۲﴾ لعنت ملامت کریں۔ ۳﴾ یہ کہنا غلط نہیں۔

امام حافظ الحدیث عبدالعظیم زکی الدین منذری نے کتاب الترغیب و الترہیب میں ایک باب وضع کیا الترھیب من قوله لفاسق او مبتدع، یاسیدی، او نحوها من الکلمات الدالة علی التعظیم [1]، یعنی ان حدیثوں کا بیان جن میں کسی فاسق یا بدمذہب کو "اے میرے سردار" یا کوئی کلمہ تعظیم کہنے سے ڈرانا۔

اور اس باب میں یہی حدیث انہیں روایات ابی داؤد و نسائی سے ذکر فرمائی۔ جب صرف زبان سے "اے میرے سردار" کہہ دینا باعثِ غضب رب جل جلالہ ہے تو حقیقۃً سردار و مالک بنالینا کس قدر سخت موجب غضب ہوگا والعیاذ باللہ رب العالمین۔

دلیل ششم: یا ایها الناس ضرب مثل فاستمعو اله [2] والله لا یستحیی من الحق [3]

اے لوگو! ایک مثل کہی گئی اُسے کان لگا کر سنو۔ بیشک اللہ عزوجل حق بات فرمانے میں نہیں شرماتا۔

ایحب احدکم ان تکون کریمتد فراش کلب فکر هتموه [4]

کیا تم میں کسی کو پسند آتا ہے کہ اس کی بیٹی یا بہن کسی کتے کے نیچے بچھے تم اسے بہت برا جانو گے۔

رب جل وعلی نے غیبت کو حرام ہونا اسی طرز بلیغ سے ادا فرمایا:

ایحب احدکم ان یا کل لحم اخیه میتا فکر هتموه [5]

کیا تم میں سے کوئی پسند رکھتا ہے کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے، تو یہ تمہیں برا لگا۔

---

[1] الترغیب والترھیب، الترھیب من قوله لفاسق اور مبتدع یا سیدی المصطفی البابی مصر ۳/۵۷۹

[2] القرآن الکریم ۲۲/۷۳ [3] القرآن الکریم ۳۳/۵۳

[4] سنن ابن ماجه ابواب النکاح ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ص ۱۳۹

مسند احمد بن حنبل، مروی از مسند علی رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت، ۱/۸۶

سنیو سنیو اگر سنی ہو تو بگوش سنو ا﴿لیس لنا مثل السوء التی صورت فراش مہت ، ع کالتی کانت فراشیا لکب ہمارے لئے بُری مثل نہیں جو عورت کسی بد مذہب کی جورو بنی وہ ایسی ہی ہے جیسے کسی کتے کے تصرف میں آئی ، رسول ﷺ نے کوئی چیز دے کر پھیر لینے کا ناجائز ہونا اسی وجہ انیق۲﴿ سے بیان فرمایا:

العائد فی ہبتہ کا لکب یعود فی قئیہ لیس لنا مثل السو [1]

اپنی دی ہوئی چیز پھیرنے والا ایسا ہے جیسے کتا قے کر کے اُسے پھر کھالیتا ہے، ہمارے لئے بُری مثل نہیں؟

اب اتنا معلوم کرنا رہا کہ بد مذہب کتا ہے یا نہیں؟ ہاں ضرور ہے بلکہ کتے سے بھی بدتر وناپاک تر، کتا فاسق نہیں اور یہ اصل دین و مذہب میں فاسق ہے، کتے پر عذاب نہیں اور یہ عذاب شدید کا مستحق ہے، میری نہ مانو سید المرسلین ﷺ کی حدیث مانو، ابو حازم خزاعی اپنے جزء حدیث میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

اصحاب البدی کلاب اہل النار [2]

بد مذہبی والے جہنمیوں کے کتے ہیں۔

امام دارقطنی کی روایت یوں ہے:

حدثنا القاضی الحسین بن اسمعیل نا محمد بن عبد اللہ المخرمی نا اسمعیل بن ایان نا حفص بن غیاث عن الاعمش عن ابی غالب عن ی اما مۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمہ اہل البدی کلاب اہل النار [3]

---

[1] مسند احمد بن حنبل، مروی از مسند عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ، دار الفکر بیروت ۱/۲۱۷

[2] فیض القدیر شرح جامع الصغیر حدیث ۱۰۸۰ دار المعرفۃ بیروت ۱/۵۲۸

کنز العمال بحوالہ ابی حاتم الخزاعی، حدیث ۱۰۹۴ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱/۲۱۸

[3] کنز العمال، بحوالہ قطنی الافراد عن ابی امامہ حدیث ۱۱۲۵ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱/۲۲۳

۱﴿ غور سے سنو۔ ۲﴿ وجہ سے۔

(قاضی حسین بن اسمٰعیل نے محمد بن عبداللہ مخرمی سے انہوں نے حفص بن غیاث سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو غالب سے انہوں نے ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) بدمذہب لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں
ابونعیم حلیہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں،

اهل البدی شر الخلق و الخليقة [1]

بدمذہب لوگ سب آدمیوں سے بدتر اور سب جانوروں سے بدتر ہیں۔

علامہ مناوی نے تیسیر میں فرمایا۔

الخلق الناس و الخليقة البهائمه [2] خلق سے مراد لوگ اور خلیقہ سے مراد جانور ہیں لاجرم حدیث میں ان کی مناکحت سے ممانعت فرمائی۔ عقیلی وابن حبان حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لاتجالسوهم، ولا تشاربوهم، ولا تؤ اكلوهم ولا تنا كحوهم [3]

بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، نہ کھانا کھاؤ، ان سے شادی بیاہ نہ کرو۔

دلیل ہفتم: کتابیہ سے نکاح کا جواز ۱﴾ عدم ممانعت وعدم گناہ ۲﴾ صرف کتابیہ ذمیہ ۳﴾ میں ہے جو مطیع الاسلام ہو کر دارالاسلام میں مسلمانوں کے زیر حکومت رہتی ہو وہ بھی خالی از کراہت نہیں بلکہ بے ضرورت مکروہ ہے۔

فتح القدیر وغیرہ میں فرمایا: الاولى ان لا يفعل ولا يأ كل ذبيحتهم الا للضرورة [4]
بہتر یہ ہے کہ بلا ضرورت ان سے نکاح نہ کرے اور نہ ذبیحہ کھائے۔ (ت)

مگر کتابیہ حربیہ ۴﴾ سے نکاح یعنی مذکورہ جائز نہیں بلکہ عند التحقیق ۵﴾ ممنوع وگناہ ہے،

---

[1] حلیۃ الاولیا، ترجمہ ابو مسعود موصلی، دارالکتاب العربی بیروت ۲۹۱/۸
[2] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث ماقبل مکتبہ امام شافعی الریاض سعودیہ ۳۸۳/۱
[3] الضعفاء الکبیر للعقیلی، حدیث ۱۵۳ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۲۶/۱
[4] فتح القدیر، فصل فی بیان المحرمات نوریہ رضویہ سکھر، ۱۳۵/۳

۱﴾ جائز ہونا۔ ۲﴾ منع نہ ہونا اور گناہ نہ ہونا۔ ۳﴾ مگر اب ذمیہ کافر کی قسم نہیں پائی جاتی۔ ۴﴾ جن سے قتال کا حکم ہے اور اب یہی ایک قسم پائی جاتی ہے۔ ۵﴾ اس بارے میں کی گئی تحقیق کے تحت یہ نکاح

علمائے کرام وجہ ممانعت اندیشہ فتنہ قرار دیتے ہیں کہ ممکن کہ اس سے ایسا تعلق قلب ۱؎ پیدا ہو جس کے باعث آدمی دارالحرب میں وطن کرلے ۲؎ نیز بچے پر اندیشہ ہے کہ کفار کی عادتیں سیکھے نیز احتمال ہے کہ عورت بحالت حمل قید کی جائے تو بچہ غلام بنے۔ محیط میں ہے۔

یکرہ تزوج الکتابیۃ الحربیۃ لان الانسان لا یامن ان یکون بینھما ولد فینشا علی طبائع اھل الحرب ویتخلق باخلاقھم فلا یستطیع المسلم قلعہ عن تلک العادۃ[1]

حربیہ کتابیہ عورت سے نکاح مکروہ ہے کیونکہ انسان اس بات سے بے فکر نہیں ہوسکتا کہ اس سے بچہ پیدا ہو تو وہ اہل حرب میں پرورش پائیگا اور انکے طور طریقے اپنا لے گا اور پھر مسلمان اس بچے سے ان کی عادات چھوڑنے پر قادر نہ ہوگا۔ (ت)

فتح اللہ المعین میں علامہ سید احمد حموی سے ہے:

عم مالو کانت حربیۃ ولکن مکروہ بالاجماع لانہ ربما یختار المقام فی دارالحرب ولانہ فیہ تعریض ولدہ للرق فربما تحبل و تسبی معہ فیصیر ولدہ رقیقا وان کان مسلما وربما یتخلق والولد باخلاق الکفار[2]

جوازِ نکاح کا حکم کتابیہ حربیہ کو بھی شامل ہے لیکن یہ مکروہ ہے بالاجماع، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ بیوی کی وجہ سے دارالحرب میں قیام پسند کرلے، اور اس لئے بھی کہ اس میں بچے کو غلامی میں مبتلا کرنے کی سبیل ہوسکتی ہے کہ اس کی وہ حاملہ بیوی مسلمانوں کے ہاتھ قید ہوجائے تو بچہ بھی ماں کی وجہ سے قیدی ہوکر غلام بن جائے اگرچہ وہ مسلمان ہے نیز وہ بچہ دارالحرب میں کفار کی عادات کو اپنا سکتا ہے۔ (ت)

محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں بعد عبارت مذکورہ فرمایا۔

وتکرہ الکتابیۃ الحربیۃ اجماعا لانفتاح باب الفتنۃ من امکان التعلق المستدعی للمقام معھا فی دار الحرب وتعریض الولد علی التخلق باخلاق اھل الکفر علی الرق بان تسبی وھی حبلی فیولد رقیقا وان کان مسلما[3]

حربیہ کتابیہ بالاجماع مکروہ ہے کیونکہ اس سے فتنے کا دروازہ کھلنے کا اندیشہ ہے وہ یہ کہ بیوی

---

[1] بحرالرائق بحوالہ المحیط فصل فی المحرمات، ۳/۱۰۳۔ [2] فتح المعین فصل فی المحرمات ۲/ ۲۰
[3] فتح القدیر، فصل فی المحرمات نوریہ رضویہ سکھر ۳/۱۳۵
۱؎ محبت دل میں جڑ پکڑلے ۲؎ جا بسے

سے تعلق مسلمان مرد کو دارالحرب میں رہنے پر آمادہ کرسکتا ہے اور بچے کو کفار کی عادات کا عادی بنانے کا راستہ ہے نیز بچے کی غلامی کیلئے راستہ ہموار کرنے کی کوشش ہے کیونکہ ہوسکتا ہے وہ بیوی حاملہ ہو کر مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہو جائے تو بچہ بھی ماں کی وجہ سے غلام بنے اگرچہ وہ مسلمان ہوگا۔ (ت)

ردالمحتار میں ہے: **قوله والا ولی ان لا یفعل یفید کراهة التنزیه فی غیر الحربیة وما بعده یفید کراهة التحریم فی الحربیة** [1]

اس کے قول کہ "بہتر ہے نہ کرے" سے یہ فائدہ ملتا ہے کہ کتابیہ غیر حربیہ سے نکاح مکروہ تنزیہی [1] ہے بلکہ اس کا ما بعد میں حربیہ کے بارے میں مکروہ تحریمی [2] ہونے کا فائدہ دیتا ہے (ت)

اہل انصاف ملاحظہ کریں کہ جو اندیشے ائمہ کرام نے وہاں مرد اور اولاد کیلئے پیدا کئے وہ زائد ہیں یا یہ جو یہاں عورت و اولاد کیلئے ہیں [3] وہاں مرد کا معاملہ ہے یہاں عورت کا، وہ حاکم ہوتا ہے یہ محکومہ، وہ مستقل ہوتا ہے یہ متلونہ [4] وہ مؤثر ہوتا ہے یہ متاثر [5] وہ عقل و دین میں کامل ہوتا ہے یہ ناقصہ [6] وہ اگر دارالحرب میں متوطن ہوگیا تو گنہگار ہوا دین نہ گیا یہ اگر اس کی [7] صحبت میں مبتدعہ [8] ہوگئی تو دین ہی رخصت ہوا۔ بچہ بعد شعور اپنے باپ کی تربیت میں رہتا ہے وہاں باپ مسلم ہے یہاں بدمذہب، وہاں کافروں کی عادتیں ہی سیکھنے کا احتمال ہے یہاں خود مذہب کے بدل جانے کا قوی مظنہ [9] وہاں اگر غلام بنا تو ایک دنیوی ذلت ہے آخرت میں ہزاروں غلام کروڑوں آزادوں سے اعز و اعلیٰ ہوں گے، یہاں اگر رافضی وہابی ہوگیا تو اخروی ذلت دینی فضیحت [10] ہے وہاں غلامی ایک احتمال ہی احتمال تھی اور یہاں یہ بدانجامی مظنون [11] قوی، تو وہاں وہ اندیشے اگر کراہت تنزیہیہ [12] لاتے تو یہاں ظنون کراہت تحریمہ تک [13] پہنچ جاتے ہم اوپر گزارش کرچکے کہ جو چیز

---

[1] ردالمحتار فصل فی المحرمات دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/۱۰۳

[1] جائز مگر ناپسندیدہ [2] حرام کے قریب تر [3] یقیناً یہ زائد ہیں [4] اس کا مزاج جلدی تبدیلی قبول کرلیتا ہے [5] جلدی متاثر ہوتی ہے [6] عقل و دین میں کمزور ہوتی ہے [7] بدمذہب کی [8] بدعتی و بدمذہب [9] گمان غالب [10] رسوائی [11] گمان غالب [12] جائز مگر ناپسندیدہ [13] قریب بہ حرام

حرام ہے اس کے مقدمات ودواعی بھی حرام ہوتے ہیں اور جب کہ وہاں ان کے سبب کراہت تحریم مانیں تو یہاں ان کے باعث کھلی تحریم رکھی ہے یہ تیسرا جواب ہے اس اس شبہہ کا کہ یہ ان سے حرام ہے اس کے مقدمات ودواعی بھی حرام ہوتے ہیں اور جب کہ وہاں ان کے سبب کراہت تحریم مانیں تو یہاں ان کے باعث کھلی تحریم رکھی ہے یہ تیسرا جواب ہے اس اس شبہہ کا کہ یہ ان سے بھی گئے گزرے ، مع ہذا بھی گئے گزرے ، مع ہذا شرع مطہر میں اگرچہ وہ مبتدع جس کی بدعت حد کفر کو نہ پہنچی آخرت میں کفار سے ہلکا رہے گا اُن کا عذاب ابدی ہے اور اس کا منقطع اور بعد موت دنیوی احکام میں بھی خفت ہوگی مگر اس کے بیٹھتے جی اس کے ساتھ برتاؤ کافر ذمی کے برتاؤ سے اشد ہے اور اس کی وجہ ہر ذی عقل پر روشن ، کافر ذمی سے ہرگز وہ اندیشہ نہیں جو اس دشمن دین مدعی اسلام و خیر خواہی مسلمین سے ہے وہ کھلا دشمن ہے اور یہ مار آستین ا؎ اس کی بات کسی جاہل کے دل پر نہ جمے گی کہ سب جانتے ہیں یہ مردود کافر ہے خدا اور رسول کا صریح منکر ہے اور یہ جب منکر ہے ، اور یہ جب قرآن وحدیث ہی کے حیلے سے بہکائے گا تو ضرور اسرع واظہر ہے ۲؎ والعیاذ باللہ رب العلمین ۔ امام حجۃ الاسلام محمد محمد محمد غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم شریف میں فرماتے ہیں ۔

ان کانت البدعة بحيث يكفر بها فامره اشد من الذمي لا نه لا يقر بجزية و لا يسامح بعقد ذمة و ان كان مما لا يكفر به فامره بينه و بين الله اخف من امر الكافر لا محا لكن الا مر في الانكار عليه اشد منه على الكافر لا ن شر الكافر غير متعدفان المسلمين اعتقدو اكفرة فلا يلتفتون الى قوله اذلايدعى الاسلام واعتقاد الحق اما المبتدع الذى يدعوالى البدعة و يزعم ان مايدعواليه حق فهو سبب لغواية الخلق فشره متعد فالا ستحباب في الظهار بغضه و معاداته والا نقطاع عنه وتحقير و التشنيع عليه ببدعته تنفير الناس عنه اشد ؎۱

وہ بدعت جو مسلمان کو کفر میں مبتلا کر دے تو ایسا کافر بدعتی دارالاسلام میں ذمی کافر سے بدتر

؎۱ احیاء العلوم کتاب الالفتہ والاخوة ، بیان مراتب الذین یبغضون فی اللہ ، مکتبہ ومطبعہ المشہد الحسینی القاہرہ مصر ۲/ ۱۶۹
ا؎ آستین کا سانپ ۔ ۱۲ ۲؎ واضح طور پر

وہ بدعت جو مسلمان کو کفر میں مبتلا کر دے تو ایسا کافر بدعتی دار الاسلام میں ذمی کافر سے بدتر
ہے کیونکہ وہ جزیہ کا پابند نہیں بنتا اور نہ ہی وہ عقد ذمہ کی پروا کرتا ہے اور اگر بدعات ایسی ہو
جس کی وجہ سے بدعتی کو کافر نہیں کہا جاسکتا تو ایسے بدعتی کا معاملہ کافر کی نسبت سے اللہ تعالی
کے ہاں ضرور خفیف ہے لیکن اس کی تردید ۱﴾ کا معاملہ کافر کے مقابلہ میں زیادہ اہم ہے
کیونکہ کافر کا شر مسلمانوں کیلئے اتنا نقصاندہ نہیں کیونکہ مسلمان اس کے کافر ہونے کی وجہ سے
اس کی بات کو قابل التفات نہیں سمجھتے کیونکہ وہ اسلام اور حق کا مدعی ۲﴾ نہیں بنتا لیکن گمراہ
بدعتی اپنی بدعت کو حق ۳﴾ قرار دے کر لوگوں کو اس طرف دعوت دیتا ہے اس لئے وہ عوام
الناس کو گمراہ کرنے کا سبب بنتا ہے لہٰذا اس کا شر ۴﴾ زیادہ مؤثر ہے ۵﴾، ایسے شخص کو برا
جاننا، اس کی مخالفت کرنا، اس سے قطع تعلق کرنا، اس کی تحقیر کرنا، اس کا رد کرنا اور لوگوں کو
اس سے متنفر کرنا زیادہ باعث اجر وثواب ہے۔ (ت)

یہ چوتھا جواب ہے اُس شبہہ کا، الحمد للہ آفتاب حق بے حجاب سحاب متجلی ہوا ۶﴾ اور دلائل
واضحہ سے نہ صرف وہابی بلکہ ہر بدمذہب کے ساتھ سنیہ کی تزویج کا باطل محض یا اقل درجہ
۷﴾ ممنوع وگناہ ہونا ظاہر ہوگیا، ہاں ہمارے بعض بھائیوں کا بعض متفنی ۸﴾ وہابیہ کے
فریب سے دھوکہ پاکر یہ عذر باقی ہے کہ یہ احکام تو ان کیلئے ہیں جو مذہب اہلسنت سے
خارج ہیں اور وہابی ایسے نہیں فلاں وہابی تو سنی ہیں اس کا جواب اسی قدر بس ہے کہ عزیز
بھائیو! دین حق کے فدائیو! دیکھو یہ دام درسبزہ ۹﴾ میں دھوکے میں نہ آئیو، بھلا وہابی
صاحب جو چاہیں بکیں وہاں نہ خوف خدا نہ خلق کی حیا، مگر پیارے سنیو! تم نے یہ کیونکر باور
کرلیا ۱۰﴾ کہ بعض وہابی اہلسنت ہیں، وہابیت سے صاف مباین ہے ۱۱﴾ تو ان کا اجتماع
کیونکر ممکن ۱۲﴾ ہے۔ ہاں یوں کہتے تو ایک بات تھی کہ فلاں فلاں لوگ جو وہابی کہلاتے ہیں

۱﴾ اس کی بدمذہبیت سے لوگوں کو متنفر کیا جائے اور اس کے عقائد کا رد کیا جائے۔ ۲﴾ خود کو مسلمان نہیں کہتا اور
اپنے عقائد اقوال وافعال کو اسلام نہیں کہتا۔ ۳﴾ اپنے عقائد کو عین اسلام کہتا ہے۔ ۴﴾ فساد۔ ۵﴾ لوگوں پر زیادہ
اثر انداز ہوگا کہ لوگ اس سے متاثر ہونگے۔ ۶﴾ تمام شکوک دفع ہوئے حق کھل کر ظاہر ہوگیا ۷﴾ یا کم ازکم
۸﴾ فتنہ باز ۹﴾ سبزہ میں بڑا جال ہے ۱۰﴾ سمجھ لیا ۱۱﴾ متضاد ۱۲﴾ کیسے ایک ہوسکتے ہیں

وہابی نہیں اہلسنت ہیں ۔ بہت اچھا، چشم ماروشن دل ماشاد ﴿۱﴾، خدا ایسا ہی کرے، اگر واقع اس کے مطابق ہے تو ہمارا کیا ضرر ﴿۲﴾ اور اس فتوے پر اس سے کیا اثر، فتوی میں زید وعمرو کسی کی تعیین نہ تھی، سائل نے وہابی کی نسبت سوال کیا مجیب ﴿۳﴾ نے وہابی کے باب میں جواب دیا فلاں اگر وہابی کے باب میں جواب دیا فلاں اگر وہابی نہیں سنی ہے اس سوال و جواب دونوں سے بری ہے، فتوی کی صحت میں کیا شک پروری ہے پھر عزیز بھائیو! یہ تنزلی جواب اس کی تسلیم ادعا پر مبنی ہے، ابھی امتحان کا مرحلہ باقی و دیدنی ﴿۴﴾ ہے، زبان سے کہہ دینا کہ ہم وہابی نہیں گنتی کے لفظ ہیں کچھ بھاری نہیں،

الٓم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لایفتنون [۱]

کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اس زبانی کہہ دینے پر چھوڑ دئے جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے کوئی حرکت اور کوئی قوت اللہ تعالیٰ عظیم و بلند کی مشیت کے بغیر نہیں ہے (ت)۔

بہت اچھا جو صاحب مشتبہ الحال ﴿۵﴾ وہابیت سے انکار فرمائیں امورِ ذیل پر دستخط فرماتے جائیں ع کھوٹے کھرے کا پردہ کھل جائے گا چلن میں ﴿۶﴾

۱) مذہب وہابیہ ضلالت و گمراہی ہے۔

۲) پیشوایانِ وہابیہ مثل ابنِ عبدالوہاب نجدی و اسمٰعیل دہلوی و نذیر حسین دہلوی و صدیق حسن بھوپالی اور دیگر چھوٹ بھیے آروی بٹالی پنجابی بنگالی سب گمراہ بددین ہیں۔

---

[۱] القرآن الکریم، ۲۹/۲

﴿۱﴾ آنکھیں روشن اور خوش ہو ﴿۲﴾ نقصان ﴿۳﴾ جواب دینے والے نے ﴿۴﴾ دیکھنا ہے ﴿۵﴾ مشکوک جسکے بارے میں کچھ یقینی نہ ہو۔ ﴿۶﴾ جیسی وضع ہوگی

۳) تقویۃ الایمان و صراط المستقیم و رسالہ یکروزی و تنویر العینین تصانیف اسمٰعیل اور ان کے سوا دہلوی و بھوپالی وغیرہما وہابیہ کی جتنی تصنیفیں ہیں صریح ضلالتوں گمراہیوں اور کلمات کفریہ پر مشتمل ہیں۔

۴) تقلید ائمہ فرض قطعی ہے بے حصول منصب اجتہاد اُس سے روگردانی بد دین کا کام ہے، غیر مقلدین مذکورین اور ان کے اتباع و اذناب ۱﴾ کہ ہندوستان میں نامقلدی کا بیڑا اٹھائے ہیں محض سفیہان نامشخص ۲﴾ ہیں ان کا تارک تقلید ہونا اور دوسرے جاہلوں اور اپنے اجہلوں ۳﴾ کو ترک تقلید کا اغوا کرنا ۴﴾ صریح گمراہی و گمراہ گری ۵﴾ ہے۔

۵) مذاہب اربعہ اہلسنّت سب رشد و ہدایت ہیں جو ان میں سے جس کی پیروی کرے اور عمر بھر اسی کا پیرو رہے، کبھی کسی مسئلہ میں ہے اُس کے خلاف نہ چلے، وہ ضرور صراطِ مستقیم پر ہے، اس پر شرعاً کوئی الزام نہیں ان میں سے ہر مذہب انسان کیلئے نجات کو کافی ہے، تقلید شخصی کو شرک یا حرام ماننے والے گمراہ ضالین متبع غیر سبیل المومنین ہیں ۶﴾ متعلقات انبیاء واولیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء مثل استعانت ۷﴾ ونداو علم و تصرف بعطائے خدا۔ ۸﴾ وغیرہ مسائل متعلقہ اموات واحیا میں نجدی و دہلوی اور اُن کے اذناب نے جو احکام شرک گھڑے اور عامہ مسلمین پر بلاوجہ ایسے ناپاک حکم جڑے یہ اُن گمراہوں کی خباثت مذہب اور اس کے سبب انہیں استحقاق عذاب وغضب ہے ۹﴾۔ زمانہ کو کسی چیز کی تحسین و تقبیح میں کچھ دخل نہیں ۱۰﴾، امر محمود جب واقع ہو محمود ہے اگرچہ قرون لاحقہ میں ہوا ۱۱﴾، اور مذموم جب صادر ہو مذموم ہے اگرچہ ازمنہ سابقہ میں ہو ۱۲﴾ بدعتِ مذمومہ صرف وہ ہے جو سنت ثابتہ کے رو خلاف پر پیدا کی گئی ہو ۱۳﴾ جواز کے واسطے صرف اتنا کافی ہے کہ خدا اور رسول نے منع نہ فرمایا کسی چیز کی ممانعت قرآن و حدیث میں نہ ہو

۱﴾ انکے پیچھے چلنے والے۔ ۲﴾ احمق و نادان ہیں۔ ۳﴾ بڑے جاہلوں۔ ۴﴾ تقلید نہ کرنے پر ورغلانا۔ ۵﴾ گمراہ بنانا ہے۔ ۶﴾ بھٹکے ہوئے بہکے ہوئے بدعتی، مومنین کے راستے کو چھوڑنے والے ہیں۔ ۷﴾ مدد مانگنا۔ ۸﴾۔ اللہ کے عطا کردہ تصرفات۔ ۹﴾ یہ غضب الٰہی اور عذاب نار کے حقدار ہیں ۱۰﴾ کسی چیز کے اچھا برا ہونے میں زمانہ اثر انداز نہیں ہوتا۔ ۱۱﴾ کام اچھا و پسندیدہ جب بھی ہو پسندیدہ ہی رہے گا چاہے بعد کے زمانے میں ہو۔ ۱۲﴾ اور برا کام جب واقع ہو برا ہو گا خواہ پہلے زمانے میں رائج رہ چکا ہے۔ ۱۳﴾ بری بدعت وہ ہے جو کسی سنت کے خلاف ہو نکالی گئی

تو اسے منع کرنے والا خود حاکم وشارع ا؎ بننا چاہتا ہے۔

۸) علمائے حرمین طیبین نے جتنے فتاوے ورسائل مثل الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ وغیرہا ردِ وہابیہ میں تالیف فرمائے سب حق وہدایت ہیں اوران کا خلاف باطل وضلالت ۲؎

حضرات! یہ جنتِ سنت کے آٹھ باب ہادیٔ حق وصواب ۳؎ ہیں، جو صاحب بے ہیر پھار بے حیلۂ انکار ۴؎ بکشادہ پیشانی ان پر دستخط فرمائیں تو ہم ضرور مان لیں گے کہ وہ ہرگز وہابی نہیں، ورنہ ہر ذی عقل پر روشن ہو جائیگا کہ منکر صاحبوں کا وہابیت سے انکار را حیلہ ہی حیلہ تھا، مسمے پر جمنا اور اسم سے رمنا، اس کے کیا معنے ع

منکر میبو دنو در رنگ

مستاں زیستین (منکر ہونا اور مستوں کے رنگ میں جینا۔ت)

واللہ یھدی من یشاء الٰی صراط مستقیم ۱؎

(اللہ تعالٰی جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔ت)

الحمدللہ کہ یہ مختصر بیان تصدیق مظہر حق وتحقیق اوائل عشرۂ اخیرۂ ماہ مبارک ربیع الاول شریف وچند جلسوں میں بدرسمائے تمام اور بلحاظ تاریخ ''ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النـــار'' نام ہوا، وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا ومولنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین والحمدللہ رب العلمین

۱؎ القرآن الکریم ۲/۲۱۳

ا؎ خود اپنی شریعت بنانا چاہتا ہے۔ ۲؎ ان کا انکار کرنے والا جھوٹا اور گمراہ ہے۔ ۳؎ صحیح اہیں۔ ۴؎ بغیر کسی حیل و حجت اسکو صحیح مانتے ہوئے۔

"بدمذہب قرآن حکیم کی روشنی میں"

(۱) اے ایمان والو! اپنے باپ اور بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں
اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔ (التوبہ پ۹۔۲۳)

(۲) اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہیں۔ (المائدہ پ۵۔۵۱)

(۳) تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ (عزوجل) اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ عزوجل اور اسکے رسول ﷺ سے مخالفت کی اگرچہ وہ انکے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔ (المجادلہ پ۲۲۔۱۵۸)

(۴) اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ (الممتحنہ۔پ۱۔ ۶۰)

(۵) اور اگر شیطان تم کو بھلادے ہو یاد آنے پر ظالم قوم کے پاس نہ بیٹھو (اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے گستاخ سے بڑھ کر ظالم کون ہے۔ (الانعام پ۷۔۱۴)

(۶) اور ظالموں کی طرف مائل نہ ہو کہ تمہیں (جہنم) کی آگ چھوئے گی۔ (پ۱۱۔۱۴)

(۷) تم فرمادو کیا اللہ اور اسکی آیتوں اور اسکے رسول کے ساتھ تم مسخرہ پن کرتے ہو بہانے نہ بناؤ، تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔ (پ۹۔۶۶،۶۵)

"بدمذہب احادیث مبارکہ کی روشنی میں"

(۱) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"آخری زمانہ میں کچھ لوگ فریب دینے
والے اور جھوٹ بولنے والے ہونگے۔ وہ
تمہارے سامنے ایسی ایسی باتیں لائینگے جن کو

نہ تم نے کبھی سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپ دادا
نے۔ تو ایسے لوگوں سے بچو اور قریب نہ آنے
دو تا کہ وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنہ میں نہ
ڈالیں۔ (مسلم۔ مشکوۃ۔ ۲۸)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اس موقع شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ

''یعنی بہت لوگ ہونگے جو مکاری و فریب
سے علماء و مشائخ اور صلحا بن کر خود کو مسلمانوں
کا خیر خواہ اور مصلح ظاہر کرینگے تا کہ اپنی جھوٹی
باتیں پھیلائیں اور لوگوں کو اپنے باطل
عقیدوں اور فاسق خیالوں کی طرف بلائیں۔
(اشعۃ اللمعات ج ا۔ صہ ۱۳۳)

(۲)۔ حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا

''اللہ تعالیٰ کسی بد مذہب کا نہ روزہ قبول کرتا
ہے نہ نماز نہ زکوۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد اور نہ کوئی
نفل نہ فرض۔ بد مذہب دین اسلام سے ایسا
نکل جاتا ہے جیسا کہ گوندھے ہوئے آٹے
سے بال نکل جاتا ہے'' (ابن ماجہ)

(۳)۔ حضرت ابو امامہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

''بد مذہب دوزخ والوں کے کتے ہیں'' (دار قطنی)

(۴)۔ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں

''ہم لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر
تھے اور آپ ﷺ مال غنیمت تقسیم فرمارہے
تھے کہ ذوالخویصرہ نام کا ایک شخص جو قبیلہ بنی
تمیم کا رہنے والا تھا آیا اور کہا اے اللہ کے
رسول! انصاف سے کام لو نبی کریم ﷺ نے
فرمایا تیری جسارت پر افسوس میں ہی انصاف
نہ کرونگا تو اور کون انصاف کرنے والا ہے۔
اگر میں انصاف نہ کرتا تو خائب و خاسر ہو چکا
ہوتا۔ حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ
اجازت دیجئے کہ میں اسکی گردن ماردوں نبی
کریم ﷺ نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو۔ اسکے
بہت ساتھی ہیں جن کی نمازوں اور روزوں کو
دیکھ کر تم اپنی نمازوں اور روزوں کو حقیر سمجھو
گے وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن انکے حلق
سے نہیں اُترے گا (ان ظاہری خوبیوں کے
باوجود) وہ دین سے ایسے نکلیں گے جیسے تیر
شکار سے نکل جاتا ہے''۔

(بخاری شریف ج ا۔ نمبر ۵۰۹)

۵۔ حضرت ابو سعید خدری حضرت انس بن مالک نے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''عنقریب میری اُمت میں اختلاف و افتراق واقع ہوگا، ایک گروہ نکلے گا جو اچھی باتیں کریگا۔لیکن کردار گمراہ کن اور خراب ہوگا وہ قرآن پڑھیں گے قرآن ان کے حلق کے نیچے نہیں اُترے گا''۔وہ دین سے ایسے نکل جائینگے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے''۔

(مشکوۃ شریف صف ۳۰۸)

۶۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'' آخری زمانہ میں کچھ لوگ فریب دینے والے اور جھوٹ بولنے والے ہونگے۔ وہ تمہارے سامنے ایسی باتیں لائینگے جن کو نہ تم نے کبھی سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادا نے ایسے لوگوں سے بچو اور انھیں اپنے قریب نہ آنے دو تا کہ وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنہ میں نہ ڈالیں''

۷۔ حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے

سامنے ترشروئی سے پیش آؤ۔ اس لئے کہ اللہ

تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے'' (ابن عساکر)

۸۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا:

''بدمذہب اگر بیمار پڑیں تو عیادت نہ کرو اگر

مرجائیں تو انکے جنازہ میں شریک نہ ہو ان

سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو انکے پاس

نہ بیٹھو انکے ساتھ پانی نہ پیو انکے ساتھ کھانا نہ

کھاؤ انکے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو انکے جنازہ

کی نماز نہ پڑھو اور انکے ساتھ نماز نہ پڑھو''

(مسلم شریف)

۹۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

''ان (بدمذہب) سے دور رہو اور انہیں اپنے

سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ

تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں (مسلم شریف)

۱۰۔ دیلمی نے حضرت معاذ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'' میں ان (بدمذہب) سے بیزار ہوں وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں ان پر جہاد ایسا ہے جسکا

کافران ترک و دیلم پر'' (فردوس الاخبار ج۔۲۔ صہ ۴۴۹)

۱۱۔ حضرت ابراہیم بن میسرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا'' جس نے

کسی بدمذہب کی عزت کی تو اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی''۔ (مشکوۃ شریف)

اس ضمن میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

''بد مذہب کی عزت کرنے میں سنت کی
حقارت ہے۔ اور سنت کی حقارت اسلام کی
بنیاد ڈھانے تک پہنچا دیتی ہے''۔
(اشعۃ اللمعات۔ ج۔ صہ ۱۴۷)

۱۲۔ ابن عساکر حضرت انس سے روایت
کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
'' جب کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے
روبرو اس سے ترش روئی کرو اس لئے کہ اللہ
ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے۔ ان میں کوئی پل
صراط پر گزر نہ پائے گا بلکہ وہ ٹکڑے ٹکڑے
ہو کر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹڈی اور مکھیاں
گرتی ہیں۔ (المعجم الاوسط۔ ج۔ ص ۳۹۶)

۱۳۔ حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
''جو کسی بدمذہب کی طرف اسکی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام کو ڈھانے میں اعانت
کی''۔ (المعجم الکبیر۔ حلیۃ الاصفیاء۔ حلیۃ الاولیاء)

۱۴۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
'' آدمی اپنے محبوب کے دین پر ہوتا ہے تو دیکھ بھال کر کسی سے دوستی کرو''۔
(سنن ابوداؤد۔ کتاب الادب)

۱۵۔حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"منافق کو۔ اے سردار کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمہارا سردار ہو تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا"۔(سنن ابی داؤد کتاب الادب)

۱۶۔حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا
"بدمذہب لوگ سب آدمیوں سے بدتر اور سب جانوروں سے بدتر ہیں" (حلیۃ الاولیاء)

۱۷۔نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا
"کیا تم میں کسی کو پسند آتا ہے کہ اسکی بیٹی یا بہن کتے کے نیچے بچھے تم اسے بہت برا جانو گے"۔(سنن ابن ماجہ ابواب النکاح ص ۱۳۹)

"دین کے فرمان کی روشنی میں"

(۱)۔امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم نے مسجد اقدس نبی کریم ﷺ میں نماز مغرب کے بعد کسی مسافر کو بھوکا پایا اپنے ساتھ کاشانہ اقدس خلافت میں لے آئے اسکے لئے کھانا منگایا جب وہ کھانا کھانے بیٹھا کوئی بات بدمذہبی کی اس سے ظاہر ہوئی فوراً حکم ہوا کھانا اٹھا لیا جائے اور اسے باہر نکال دیا جائے۔ سامنے سے کھانا اٹھوالیا اور اسے نکلوادیا۔(الملفوظ ج۔ص۹۴)

۲۔امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم نے جب "صبیغ" سے جس پر بوجہ بحث متشابہات بدمذہبی کا اندیشہ تھا بعد ضرب شدید توبہ لی۔ ابوموسیٰ اشعری کو فرمان بھیجا کہ مسلمان اسکے پاس نہ بیٹھیں۔ اسکے ساتھ خرید وفروخت نہ کریں بیمار پڑے تو اسکی عیادت کو نہ جائیں اور مر جائے اسکے جنازہ پر حاضر نہ ہوں۔ بہ تعمیل حکم احکم ایک مدت تک یہ حال رہا کہ اگر سو آدمی بیٹھے ہوتے اور وہ آتا ہے سب متفرق ہو جاتے جب ابوموسیٰ اشعری نے عرض بھیجی کہ اب اس کا حال اچھا ہو گیا اس وقت اجازت آئی۔(فتاویٰ رضویہ ج۔ص۲۰۳)

۳۔مرتد اگر ارتداد سے توبہ کرے تو اسکی توبہ مقبول ہے(یعنی بادشاہ اسلام اسے قتل نہ کرے گا) مگر بعض مرتدین مثلاً کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا کہ اسکی توبہ مقبول نہیں۔(بہار شریعت ج۔۹۔۱۷۲)

۴۔امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمت والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔

'' اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ سے ارشاد فرمایا کہ کفر والوں سے سختی کرو تو رسول ﷺ جو کہ خلق عظیم سے موصوف ہیں انکو سختی کرنے کا حکم فرمانے سے معلوم ہوا کہ کفر والوں کے ساتھ شدت سے پیش آنا خلق عظیم میں داخل ہے''۔ خدا کے دشمنوں کو کتے کی طرح دور رکھا جائے انکے ساتھ دوستی ومحبت اللہ و رسول ﷺ کی دشمنی تک پہنچا دیتی ہے۔ (کلمہ ونماز کے سبب) آدمی گمان کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے اللہ ورسول پر ایمان رکھتا ہے اس لئے ان سے دوستی اور رشتہ کرتا ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اسطرح کی بیہودہ حرکتیں اسکے اسلام کو برباد کر دیتی ہیں''۔ (مکتوب نمبر ۱۶۳)

۵۔ امام جلال الدین سیوطی تحریر فرماتے ہیں کہ

'' ایک شخص رافضیوں کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا اسکے مرتے وقت لوگوں نے کلمہ طیبہ کی تلقین اس نے کہا۔ نہیں کہا جاتا۔ پوچھا کیوں؟ کہا یہ دو شخص میرے پاس کھڑے ہیں جو کلمہ پڑھنے نہیں دیتے یہ کہتے ہیں کہ تو انکے پاس بیٹھا کرتا تھا جو حضرت ابوبکر وحضرت عمر کو برا کہتے تھے اب تو چاہتا ہے کہ کلمہ پڑھ کر اٹھے مگر تجھے پڑھنے نہ دینگے''(شرح الصدور)

۶۔ فتاویٰ قاضی خان پھر فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ:

'' فاسق توبہ کرلے تب بھی اسکی گواہی قبول نہیں کی جائیگی جب تک کہ اتنا وقت نہ گزر جانے کہ اس پر توبہ کا اثر ظاہر ہو'' (فتاویٰ رضویہ ج۔ ۳۔ ص ۲۱۲)

۷۔ امام المحدثین امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری ج۔۳۔ ص ۱۰۲۴۔ میں ایک باب باندھا ہے۔

"باب قتال الخوارج یعنی خارجیوں سے جہاد کا باب انکے قتل کرنے کا باب ہے"۔

۸۔ دیوبندی، وہابی نجدی خارجیوں کی ایک قسم ہیں۔ (رد الخوارج۔٦)

۹۔ حضرت عبداللہ بن عمران خارجیوں (وہابیوں نجدیوں) کو تمام مخلوق خدا (یہود و نصاری اور انکے جانوروں وغیرہ سے بھی) سے شریر جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ خارجی (نجدی وہابی اور انکے ہنوا) ان آیتوں کو جو کفار کے حق میں نازل ہوئی ہیں مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہے۔ (بخاری ج ۲،۱۰۲۴)

۱۰۔ جو شخص بدعقیدہ لوگوں سے دوستی اور پیار کرتا ہے اس سے نور ایمان سلب ہو جاتا ہے۔ (تفسیر عزیزی پ ۲۹)

۱۱۔ علامہ تفتازانی ارشاد فرماتے ہیں۔

"بدمذہب کے لئے حکم شرعی یہ ہے کہ اس سے بغض وعداوت رکھیں روگردانی کریں اسکی تزلیل وتحقیر کریں اس سے لعن طعن کے ساتھ پیش آئیں۔ (شرح مقصد۔ المبحث الثامن حکم المومن)

۱۲۔ حجۃ الاسلام امام غزالی ارشاد فرماتے ہیں۔

وہ بدعت جو مسلمان کو کفر میں مبتلا کردے تو ایسا کافر بدعتی اور اسلام میں ای کافر سے بدتر ہے اور اگر بدعت ایسی ہو جسکی وجہ سے بدعتی کو کافر نہیں کہا جاسکتا تو ایسے کا معاملہ اللہ کے نزدیک کافر کی نسبت خفیف ضرور ہے مگر اسکی تردید کا معاملہ کافر کے مقابلے میں زیادہ اہم ہے کیونکہ کافر کا شر مسلمانوں کیلئے اتنا نقصان دہ نہیں کیونکہ مسلمان اسکے کافر ہونے کے سبب اسکی بات پر توجہ نہیں دیتے لیکن گمراہ (بدمذہب) بدعتی اپنی بدعت (بے دینی) کو حق قرار دیکر لوگوں کو اس طرف دعوت دیتا ہے اس لئے کہ عوام الناس کو گمراہ کرنے کا سبب بنتا ہے لہٰذا اسکا شر زیادہ موثر ہے ایسے شخص (بدمذہب) کو برا جاننا اسکی مخالفت کرنا اس سے قطع تعلق کرنا اسکی تحقیر کرنا اسکا رد کرنا اور لوگوں کو اس سے متنفر کرنا زیادہ باعث اجر وثواب ہے۔

(احیاء العلوم کتاب الالفۃ والاخوۃ ج۔۲۔ص ۱۶۹)

محترم قارئین کرام قرآن حکیم و احادیث مبارکہ کی روشنی میں صحابہ کرام و بزرگان دین کے اقوال و افعال سے یہ بات اظہر من الشمس کی طرح واضح ہو گئی ہے کہ بدمذہب وہ بدبخت ہیں کہ خود رب تعالیٰ ان سے دشمنی رکھتا ہے کوئی عبادت قبول نہیں فرماتا ان کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا ہے ان سب میل جول شادی بیاہ و دیگر معاملات کرنا جائز نہیں بلکہ چاہیے کہ ان کا شدت کے ساتھ رد کیا جائے انکا مذہبی طور پر بھی بائیکاٹ کیا جائے نہ انکی عبادت کی جائے نہ انکی نماز جنازہ میں شرکت کی جائے نہ انکے کفن دفن میں شریک ہوں نہ انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے نہ انکے لیے دعائے مغفرت و ایصال ثواب کیا جائے۔

خیال رہے کہ انکے ساتھ اسطرح کا سلوک بداخلاقی اور اسلامی تعلیمات کے منافی نہیں بلکہ خدا اور اسکے رسول ﷺ کا حکم ہے کہ بزرگان دین کی بتائی ہوئی تعلیم ہے جیسا کہ پہلے بیان کی گئی آیت قرآنیہ و احادیث مبارکہ اور بزرگان دین کے افعال و اقوال سے معلوم ہوا۔ کیونکہ اس بات میں کوئی مبالغہ نہیں کہ ان بدمذہبوں کی محبت ان کے ساتھ معاملات اور انکے ساتھ رشتہ ناطہ کرنے میں خود بھی کفر میں پڑ جانے کا اندیشہ ہے اور ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا قوی خطرہ ہے۔

یہ لاکھ مسلمان گھرانے میں پیدا ہوں انکا نام مسلمانوں کی طرح ہو، چاہے نماز پڑھتا روزے رکھتا نیک اعمال کرتا ہے خوش اخلاق ہو مگر ضروریات دین میں سے کسی کا انکار یا انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی کرنے والا یا شعار مسلک اہلسنت میں کسی چیز کا انکار یا اسکا مسخرہ اڑاتا یا صحابہ کرام کا گستاخ ہرگز مقبول بارگاہ الٰہی نہیں۔ انکے ایسے عقائد اقوال و افعال انہیں مرتد و بدمذہب کی صف میں کھڑا کرتے ہیں تو جب یہ مرتد و بدمذہب ٹھہرے تو کیونکر ایک مسلمان کے لئے یہ روا ہوگا کہ وہ ان گستاخوں بے ادبوں کے ساتھ میل جول لین دین کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا رشتہ ناطہ کرے۔

جاننا چاہیے کہ بدمذہب کی یہ بھرپور کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح اسکا رشتہ اہلسنت و جماعت کے گھرانے میں ہو جائے گا تاکہ کسی مسلمان گھرانے کے پہلے ایک فرد کو گمراہ و بے ادب بنا کر بدمذہب بنا دے پھر آہستہ آہستہ پورے کسی گھرانے پر اثر انداز ہو کر انہیں بے دین بنا ڈالے۔ پھر بدقسمتی یہ کہ کئی والدین بلا سوچے سمجھے بچی و لڑکا کا رشتہ ان بدمذہب گھرانوں میں کرتے ہیں اور یوں زنا کاری کا دروازہ کھول دیتے ہیں جیسا کہ پہلے مذکور ہوا ہے۔ مرتد و بدمذہب کے ساتھ کسی مسلمان کا نکاح جائز نہیں ہے لوگ بدمذہبوں سے رشتہ جوڑ کے کفر و بے دینی کی آفت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور یوں اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی بارگاہ کے گستاخ بن کر راندۂ درگاہ الٰہی بن جاتے ہیں۔
چنانچہ ایسے والدین کو چاہیے کہ وہ خوب اچھی طرح سے دل و دماغ میں یہ بات بٹھا لیں کہ بدمذہب خود دو شرک

ہو، اللہ عزوجل کی ذات وصفات کا منکر ہو یا گستاخ نبوت ورسالت ہو یا اہل بیت اطہار کی عظمت وشرافت کا منکر ہو یا صحابہ اکرام کا بے ادب ہو یا اولیاء کرام کا دشمن ہو یا پھر کسی کا انکار کرتا ہو اسکی محبت ودوستی محبت تعظیم میل وجول لین دین کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا اور شادی بیاہ سب حرام ہے۔

الغرض تمام تر قرآن واحادیث کے اقوال وبزرگان دین کے فرمان کی روشنی میں یہ بات بخوبی واضح ہوگئی ہے کہ بدمذہب کے ساتھ دیگر معاملات بالخصوص شادی بیاہ نکاح شرعاً باطل ممنوع وگناہ ہیں اور زنا جیسے فعل ہے اپنی بہن بیٹیوں اور دیگر محرمات سے یہ کیسی محبت ہے کہ انہیں جانتے بوجھتے بدمذہبوں کے قبضے میں دے دیا جائے کہ وہ ان پر مسلط ہوکر انہیں دین ودنیا کی ہلاکت ورسوائی کے گڑھے میں گرادیں کیا کوئی غیرت مند مسلمان یہ چاہے گا کہ اسکے گھر کی محرمات زنا کے لئے ان کتوں کو پیش کردی جائیں۔ کیا یہ دوزخی کسی نجی مرد صالح سے بہتر ہیں کہ ایسے چھوڑ کر ان کتوں کو ترجیح دی جائے فوراً سوچیں اگر روز قیامت مظلومہ نے فریاد کی تو پھر کسطرح آپ اللہ کے غضب کی گرفت سے بچ سکیں گے۔ کیا جواب دیں گے کہ انہیں کیوں ان ظالموں کے حوالے کیا تھا۔

یہ ظلم نہیں تو کیا ہے کہ عورتیں جو ناقص العقل بھی ہوتی ہیں انہیں بے دینوں کے قبضے میں دیا جائے جہاں یہ اپنے بدمذہب شوہروں کے تسلط میں رہ کر اسکی صحبت بد کا اثر قبول کرلیں اس بدمذہب سے نئی نئی باتیں سنیں اور سمجھیں الفت ومحبت جو اسکے دل میں شوہر کے لئے کو موجزن ہوجائے اور وہ اسکی بے دینی وگمراہی سے بھرپور باتوں کو قبول کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ پائے اور اس بدمذہب کی محبت اسکے لئے زہر قاتل بن کر اسکی دین ودنیا کی ہلاکت کا سبب بن جائے۔ حدیث میں بیان ہوا کہ آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوتا ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔ اور پھر میاں بیوی کا رشتہ ہو اس محبت پر ہی استوار ہوتا ہے پھر اس محبت کا اثر کیونکہ اس پر نہ ہوگا کہ حدیث میں بیان ہوا کہ آدمی اپنے محبوب کی دین پر ہوتا ہے پھر شوہر عورت کے دل کا حکمران اسکے جسم کا مالک ہیں اور محبت کا مرکز ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ محبت اندھا وبہرا کردیتی ہے۔ (سنن ابوداؤد کتاب الادب ج۔۳۔ص ۳۴۳) تو عورت کیونکر اس بدمذہب کی بے دینی اور اسکے اقوال وافعال کی خرافات دیکھ اور سمجھ سکے گی کہ عقل ودین میں انکا ناقص ہونے سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔ جوش محبت، تعلق قلب، مستقل صحبت، رشتہ حاکمیت عورت کو اندھا اور بہرا بنا دیگی کہ حق دیکھ پائے نہ سمجھ پائے اور بے دینی اپنا رنگ لائے گی اور اسے دنیا وآخرت کی ہلاکت ورسوائی کے گڑھے میں جا گرائے گی۔

اسی سبب سے ان جہنمی کتوں سے رشتہ داری ایمان کے لئے زہر قاتل ہے جو عورت کسی بدمذہب کی بیوی بنے وہ ایسی ہے جیسے کسی کتے کے تصرف میں آئی جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے۔

کیا تم میں کسی کو پسند آتا ہے کہ اسکی بیٹی یا بہن کسی کتے کے نیچے بچھے تم اسے بہت برا جانو گے۔ (سنن ابن ماجہ ابواب النکاح صفحہ ۱۴۹) اور حدیث سے ہی معلوم ہوا کہ بدمذہبی والے جہنمیوں کے کتے ہیں۔ (شرح جامع الصغیر حدیث نمبر ۸ ، ج ۔ ص ۵۷۰)

" انتباہ "

خیال رہے کہ بعض کم فہم اور نادان مسلمان یہ کہتے نظر آتے ہیں وہ بدمذہبوں کولڑکی دینے میں تو حرج ہی حرج ہے مگر انکے لڑکی لانے میں بھلا کیا قباحت ہے انکی لڑکی لینے میں کوئی حرج نہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مرتدلڑکی لانا بھی کم خطرناک نہیں کہ اسمیں بھی مکمل سنیت ہی کا نقصان ہے۔ اور شریعت کے خلاف بھی ہے۔ جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے کہ مرتد کا نکاح مرتدہ مسلمہ اور کافرہ اصلیہ کسی سے جائز نہیں رہے ہیں مرتدہ کا نکاح کسی سے نہیں ہوسکتا۔ (فتاوی عالمگیری ج۔ص ۲۶۳) اوران بدمذہبوں کی لڑکی کا بھی بدمذہبیت میں ٹھہرا ہونا بعید از قیاس نہیں اور اسکے ساتھ رشتہ ہونا اندیشہ فتنہ سے خالی نہیں کیونکہ میاں بیوی کے درمیان جو پیار والفت محبت وہمدردی کا جذبہ موجزن ہوتا ہے اسکے پیش نظر یہ بات بھی کم یقینی ہے کہ وہ اپنی مرتدہ بیوی کی محبت میں مستغرق ہوکر اچھے برے حق وباطل کی تمیز کھو بیٹھے اور اسکی صحبت کا رنگ چڑھنے لگے اس مرتدہ کے طور طریقے رسم ورواج اس پر بلکہ پورے گھر پر اثر انداز ہونے لگیں پھر ہونے والی اولاد پر بھی ماں اور نانا نانی خالہ ماموں کا اثر ہونے لگے بچوں میں بدمذہبیت کی علامات پیدا ہوں اور یوں پورا گھرانہ پوری نسل ہی ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے جیسا کہ امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ایمان دشمنان خدا کے ساتھ جمع نہیں ہوتا کیونکہ جو کسی کو محبوب رکھتا ہے تو یہ اسکے محبوب کے دشمن سے بھی محبت نہیں رکھ سکتا۔

خلاصہ یہ ہے کہ بدمذہب سے محبت منافی ایمان ہے اور جب بیوی بدمذہب ہو اور اسکا محبت دل میں جوش مارتی ہو پھر اسکی ہر بات کا اثر قبول کرتے جانا کچھ مشکل نہیں لہٰذا ایمان کی حفاظت کیلئے از حد ضروری ہے کہ یہ بدمذہب سے کسی قسم رشتہ ناطہ ہرگز نہ کیا جائے اور ان سے بہت دور رہا جائے کہ کہیں دل ودماغ انکی کسی بات کا اثر قبول نہ کرے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ عوام اہلسنت کو وہابیت، دیوبندیت، غیر مقلدیت، رافضیت، قادیانیت چکڑالویت غرض جتنے بھی بدمذہبیت پر بنی ہیں اس سے خبردار کیا جائے کہ کسطرح یہ خود کو مسلمان ظاہر کرکے بھولے بھالے مسلمانوں کا ایمان چھین لینے کے درپے ہیں۔ لہٰذا سادہ لوح مسلمان شریعت کے احکام کے مطابق ان سے میل جول، لین دین انکے ساتھ کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، الفت ومحبت، شادی بیاہ سے پرہیز کریں اور اپنے ایمان کو بچائیں۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیاروں کے صدقے بدمذہبوں سے نفرت اور اپنے پیاروں کی محبت اور انکی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ایمان کی سلامتی کے ساتھ موت عطا فرمائے۔

بہارشریعت فاؤنڈیشن کے اغراض و مقاصد

(۱) اصلاح عقائد کیلئے تحقیقی لٹریچر منظر عام پر لانا۔

(۲) اور عقائد پر مبنی مدلل، مستند مواد فراہم کرنا۔

(۳) عالم اسلام کے جید علماء اکابرین بالخصوص امام اہلسنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی کے علم و فضل، سیرت و پاک، علمی و دینی کارناموں اور انکی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں سے عوام کو روشناس کرانا۔

(۴) اصلاح اعمال پر مبنی قرآن و حدیث اسلاف کی بے مثل طرز زندگی کی روشنی میں تحریر کی گئی تصنیفات و تالیفات کی اشاعت۔

(۵) معاشرے میں رائج غلط رسومات اور بدعت کا قلع قمع کرنے کیلئے تحریری کاوشیں۔

(۶) احیائے سنت کی تبلیغ و ترویج کیلئے تحریری مواد کی فراہمی۔

(۷) فروغ علم شریعت کیلئے علماء اکابرین کی مایہ ناز تصانیف کو منظر عام پر لانا۔

(۸) عالم اسلام کی علمی شخصیات کی گراں قدر تصنیفات کو دور حاضر کے جدید تقاضوں کے مطابق حتیٰ الامکان سہل اسلوب میں پیش کرنا۔

الحمد للہ ! بہارشریعت فاؤنڈیشن یہ عظیم مقاصد حاصل کرنے کیلئے نہایت عرق ریزی، جانفشانی کے ساتھ حتیٰ الامکان تحقیقی مواد پیش کرنے کیلئے کوشاں ہے۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے جلیلہ سے بہارشریعت فاؤنڈیشن کو ان عظیم مقاصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حقیر فقیر پر تقصیر کیلئے اس ادنیٰ کاوش قبول فرما کر آخرت میں ذریعہ نجات بنائیں آمین۔

خدمت گار

محمد ناصر الدین ناصر قادری عطاری مدنی

بہارشریعت فاؤنڈیشن، کراچی

پیغام اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ ﷺ کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو۔ بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ
چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکائیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں۔ تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان
سے بچو اور دور بھاگو، دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی
ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے۔ جنہوں نے ان سب کو اپنے
اندر لے لیا۔ یہ سب بھیڑیے ہیں۔ تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان
بچاؤ۔ حضور ﷺ رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں، حضور ﷺ سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے
تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے۔ ان
سے ہم روشن ہوئے، اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو۔ ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم
سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی
تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت، جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ، پھر وہ
تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہ رسالت ﷺ میں ذرا بھی گستاخ
دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر
پھینک دو"۔ (وصایا شریف صفحہ ۱۲ از مولانا حسنین رضا خان علیہ الرحمہ)

الداعی الی الخیر

بہار شریعت فاؤنڈیشن کراچی

Cell # 0300-2213587